





حکم پندرہویں سیرت میں

جمہ حق محفوظ ہیں

# ایمنہ سکت دی جام جمہاں نما

مصنفہ

نائب مدیر عباس علی صاحب چیف ڈائریکٹر گولڈن جوبلی کمپنی

حسب فرائض

حسب سنت شگاہیت سنز پیشتر تاجراکت

لوہاری دروازہ لاہور

۱۹۲۱ء

کریمی شیمپرس لاہور



۵۰۶

مکمل ڈراما

آئینہ سکندری

عرف

جامِ جہانِ ناما

پرہ پہلا

باب پہلا

محل

اشہنادی وہ لقا اور شہنشاہ شمس کا بیٹے دکھائی دینا

گانا سیلیاں

تم پر ہمیشہ رہے ناں رحمت یزدانی۔ کوئی غم نہ ہے پہلے نہ ہرگز ہر دم خوشی  
خوشحالی ہے رخت تم پر دشمن کی تواری جو خواری ہو کر وہ باری شاہ  
تمہاری۔ بار بار دعا کرت ہر گھڑی۔



ماہ نقا۔ اچھا قدر موری تو نے کی سیان رے۔

شمس۔ اے شمع رخسار تیرے جمال پر یہ دانہ وا۔ خدا ہوں غلامِ ناز خدیو کی کھائی  
آپکی نازِ مظلوم پر بہت نہیں اور جو اس گلِ رخ پر ہی کا ذکر کرتی ہو وہ کچھ آپکی ہم نہیں  
ماہ نقا۔ بس بس جاؤ گلِ رخ سے یہ چرچلے کیچھے۔ دل بہالے میرے آنے کا تھک چھکا وہ  
نہا رہی دلسن تم اد کے دلہا ہو۔ میری دانت میں آدمی نہیں ہو بلا ہو۔

شمس۔ عاشقِ جانِ باز سے اس طرح کی رکھائی ٹھیک نہیں آؤ ہم نعل ہو جاؤ۔ دل بہلاؤ  
ملکو کچھ مطلق اتحاد نہیں ایسی باتوں کا انتہا درشتہ عشق و انش پھوٹ گیا تم نعل ہمارا  
ہٹا کر کے بیٹھو نہ کر داتنی ہوس دیکھو لی الفت آپ کی بس بس

اور سنئے مجھ میں ایک بڑا عیب ہے کہ وفادار ہوں میں دلت میری پیاری دلہا  
ماہ نقا۔ ذرا خیال کیجئے۔ آپکی بدولت ملک چھوڑا سلطنت کا خیال چھوڑا پیغمبر  
نعم میں اسیر ہوئے جنگی بنے فقیر ہوئے اگر گلشن سے ملاقات نہ ہوتی تو ہمارے  
قدم کا ہیکہ نظر آتے۔ رائے یاں رگڑ کر مر جاتے۔ جان کا بچانا فرض تھا۔ جلوس  
نے کہا قبول کیا۔ اپنا مطلب حصول کیا آپ کو ان سے کیا مطلب ہے۔ میں  
تو آپ کا تابعدار۔ جان و دل سے نشانہ ہوں وہ بھی خواہ میں ہو خواہ جھوٹا  
نا چیز ہے۔ مگر آپکی نا خرید اکینہ ہے۔

ماہ نقا۔ خیر مجھے چھپڑا منظور تھی مطلق سے کچھ ملا نہیں۔ قلمو میری ہمیشہ ہے اس کی کیا قصیدہ  
ذرا اوسکو بتائے۔ مدت سے نہیں دیکھی۔ میں انتظار۔ ہوں وہ پرہی و عنعار ہے  
شمس۔ یاں یاں آپکے کہنے میں یہ جان نشانہ ہے۔ تجھ کو بلا نہیں کیا عار ہے اور اُسے  
بیان آنے میں کب انکار ہے۔

ہیں بھیا میں محبت کی وہ گلشن تو ہم نقا۔ مری ہم لوں محبت کے بے صبح ماسا سمجھ  
فلقل۔ رنل ہے۔ ایک تند رستی ہر ارمیت ذرا مجھے سولے و بجھے اور طبیعت کو ہر ارمیت  
شمس۔ ارے اٹھ کجست یہ کیا میں میں لگائی ہے کیا تیری کجستی آئی ہے۔

فلقل۔ ماں یاں صاحب ذرا نیند آئی ہے بے درد و قصائی کیا جانے پڑ پرائی۔  
شمس۔ یہ وقت خواب کا نہیں ہے۔ کارِ ضروری درپیش ہے جلد لاؤ جاؤ گلشن پر کیا بلاؤ۔

لفعل۔ لے آیا لیان سرکار خلاب ہو جاؤ۔ مجھ بجا لاؤ۔ شہزادہ اپنی مشوقہ شہزادی  
ماہ لقا سے سکنار ہیں۔ یہ نفل جان نثار حاضر خدمت شہزادہ ہے۔  
شمس۔ خدا کے نفل سے ہر طرح مجھ کو عیش حاصل ہے۔ میری دلبر ہے۔ ہر میں جگے گریو  
میں میل دل ہے۔ اب اہل بزم خود عیشیاں مناد دگر بکلاؤ تمانہ وہ شاہ کو نقص  
بھی جس میں شامل ہو۔

راشتر گانا۔ تانہ زور دانی ناتونم نونم تدمے۔ تانہ مشردم تمانہ نہ نہ در لایم  
نرمے۔ دانی نادر در دانی زندے تاد ہی بانہ دیم بانیم بالامیہ بالابالامیہ  
گانا شمس۔ ہر گٹ دیم دہر گٹ دیم دانی ترانہ نہ نہ نہ نہ دیم۔ تدبی بانہ نہ نہ دیم  
گانا شمس۔ منہ چھپانا عاشقو سو ہونا اچھا نہیں ہے۔ نکو تھپ چھپ کے چھپنا ہونا اچھا نہیں  
اس ستم پر تیریں کتا ہوں مان چھا ہو تو نہ اس فی پر تھپ کر کتا ہو نا اچھا نہیں  
گریو سو طوفان نہ نہ دل۔ دل بھی کجی لے نہ ٹھہرو ہنس کے رواں بانہ ہونا اچھا نہیں  
یہ نہ نہ ہوں نیزا خگر تسلیم ہوں۔ یہ کہ م اچھا کر کے کتا ہوں بجا اچھا نہیں  
ماہ لقا۔ اجمی میں عاجز مٹی کی پیدائش بھونچا دل کی رہنے والی وہ آتشی مزاج صاحب تخت و تاج  
پرستان کی بے سی میر اس کی کیا باری۔ تم اس کا دم بھر دو۔ وہ تمہارا دم بھرے تیسرے  
کون اپنے آپ کو مفت برباد کرے۔ مان اگر میں بھی بے حیائی کا برتہا ڈھٹیتی تو  
دلسن بننا کچھ اور تھا۔ مگر خود مجھے منظور نہ تھا۔ فرقت قبول رکھنا آئیں ہم۔  
گانا۔ دیکھی ہٹ گنہگار سی سے پروا۔ تو۔ اسگر د اچھل مل اٹھائیے۔

شمس۔ یہ آپکا بیجا خیال ہے۔ ہمارا تو یہ حال ہے۔ قربان جان و مال ہے۔  
گانا۔ پیار سی یہ جان و مال تو بہ قربان۔ مان لیا میں نے سندو تو پاسگر اکھٹا شایا پیلا  
ماہ لقا۔ بادوں جاؤں میں ہمار سی تو سے پر موروں بدایم موروں سو تن کو سے گرا دی لگا  
شمس۔ پیار سی ایسی بیتیاں مہے نہ نہ نہ سخن سمجھ موروں پیار سی ہوں نہیں صدمے دل سے  
ماہ لقا۔ میں تو سی چیری ہر دم۔  
شمس۔ کرو میوہ جیا شمار۔



پنیے لگیں جو ہفتہ - خیرات دس رکوۃ ، دوزخ سے دور - پادیں حور اور افتخار  
پیہ نہ ہو جانبہ - چوریں کریں شباب - رلوٹیں بہار ہو دہن خوار کھیں بار بار  
دوزخ بھی دے یہی جنت بھی دے یہی - پیسے پیسے کی واہ واہ -

شمس - یہ کیا لگایا نا بکار تو بے محل شور و پکار -

فلفل - ہاں پھر کھونکا بار بار پیسے سے بڑے ہوتے ہوتے پاس ہوتے میسے دام سوتے  
کیوں کہتا ہیں غلام - جو بات سچی تھی کسی وہ میں نے لاکھام -

شمس - یہ ساگ چھوڑے ادب تو لا بلا پری کو اب نیگا گرنے میز کار تو بھوڑا دس سر کو جوتے  
فلفل - بس لاتا ہوں ابھی بلا - ناحق نہ ہوں آپ خفا -

شمس - مار دنگا کوڑے سن اسے جو غدرستی لو کرے -

ماہ لقا - بھلا فلفل تو پیسہ لیکر کر لگا -

فلفل - خوک باش و خرش باش دیا سب مردانہ باش

ہر پے باشی باش لیکن اندک زردار باش

پیسہ جو سنگ ہو - کیوں مانتے تنگ ہو - ہر روز رنگ ہو رہا وہ گلزار

پیسہ کو پاؤں گر کر شادی نہ کر - رکروں میں منہ کر گوری سی نار سے

ماہ لقا - اچھا تو گلنے کو بلا لائیں تیری اچھی طے سے شادی کر دیتی ہوں -

فلفل - شادی جو موری ہو - دلن بھی گوری ہو - اپنے سنگھار سے

لا میسے بال ہوں موٹے سے گال ہوں آنکھیں بھی لال ہوں گریبا

ماہ لقا - اب تجھے گوری دلن چاہئے اچھا میں تیری گوری بیگم سے شادی کر دیتی ہوں

فلفل - جلد ہی بلا لاؤں ساتھ ہی لگاؤں - پر ہی اڑا لاؤں - شیریں گفتار سے

تم دونوں بیویا لیٹ نور ہونٹوں میں ہونٹ لو بوس - کنار سے

گنا ماہ لقا - جب کہ کاندیز نصیحت نہ ڈرے گا پوس مردن بھی اُس کے مونہ کو دوسا ہوگا

وگل ہر گل سوز گنت بو کر لگا اور کچھ پیدا ہو - جو شب کو آپکے فرش زنا کنت پر بسا ہوگا

اگر عکس لب نلیں تیرا بڑا چاہو پھر نہ تو جلد رشک سوز رنگ لعل کا نو تر سا ہوگا

تیرو گیت کا بل خالی نہیں ہے - ہر شیک کسی کو دل کو کور مار کر اس کے کسا ہوگا

**فلفل** - حضور پیا سہ کنوئیں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیدا سے کے پاس نہیں آتا۔ اگر اس کو ضرورت ہو تو آپ جائے وہ کیوں گئے لگیں۔

**شمس** - اسے اور معقول سنئے گا بھی۔

**فلفل** - بناب مالی آپ نے جو معقول و منقول کی بحث کی ہے۔ تو باتوں کی طول سے کیا حصول

محقق قبول کے تحت شمول کیجئے۔ میں حصول کیجئے۔ یہ فائدہ کافیموں سے دل نہ ملے کیجئے۔ اور اگر بکار کے کافیمہ سنئے منظور ہوں تو سن لیجئے۔ مجھول معقول و معقول معلول۔ کشکول مال ٹول اور بھی کچھ عرض کروں لے غافل معقول۔

**شمس** - بس یہ جو بکار یہ کیا نقص ہے۔ تیری اس یہودہ گوئی سے دل بڑا ہے

**فلفل** - کیا بکار کے فانیسا کو درکار ہیں۔ تو بند کیے پاس وہ بھی ہیشمار میں سنئے سرکار

چھوٹوٹکا : ہر کوہ فاف کا غار دینا کا کاروبار کا بلی انار مجھلی کا شکار زخم کا دنگا سام

کا آچار آپکا وزیر بان نثار فلفل کا قرار عاشق کا تار و زار سنگ مرمر سرام

کا بخار آلتہ ریوس وکن۔ اعتبار افتخار نالک کا اشتہار بازار بازار میلہ تیار

یار دلدار مشوق کا سنگار اُبھار بھجار ملار آخر کا جوتیوں کی مار۔

**شمس** - ہن آج کہا۔ جنگ تو جوتیوں کی مار نہ کھائیگا۔ تب تک تا فائدہ گوئی سے

باز نہ آئیگا۔ اب مجھے تکلیف کرنی پڑی۔

**فلفل** - لیجئے انہوں نے تو بیٹ سے پاؤں نکلے جنگ مجھ سے قصور ہوا اب غصہ۔

ہوا تو بہ تو بہ تو کر ہی بھی کیا بری بلے نہ تو اس میں کھانے کا مزہ نہ پینے کی آسائش

نہ سونے کی نہ بیٹھنے کی میز ہے۔

**گکانا** - (پیسے) بھرے پیسے کا یہ غار۔ پیسے ملیں جو چار۔ پھر ہو بہار پیسے

ار ہیشمار رُو پیسے پاس بھوکے بھریرا اس پیسے یار تا بعدا ہوگا بیڑا

پار۔ بادے شاہ پیسے بڑھائے جاہ۔ پیسے پیسے کی واہ واہ۔ پیسے

ہیں جو چار چور بھی کرے پیار پیسے پر کے کہ دور جا گھر سے بے شعور جو قوم کا

ردیل و دلت رکھے غلیل۔ سب خاص و عام کریں سلام۔ کیسنگے۔ عزت اور

نہ سے بنے غلیل بے زور ہے۔ پیسے پیسے کی زاہ واہ واہ۔

ماہ نقار کوئی حاضر ہے :ں جی۔ بلاؤ گوری بیگم کو (گوری بیگم کا آنا) سے  
 لے دونوں دل اب تو شاد ہیں ہم خدا کے فضل سے آباد ہیں ہم  
 سہیل۔ بہت خوب لیجئے حاضر ہے سے  
 خدایا انہیں تو دل شاد رکھد ہمیشہ ان کو تو آباد رکھنا  
 گوری بیگم۔ کیوں بی بی کیا ارشاد ہے سے  
 یاں دکاوتی نہیں غم سے سولہ ہستی ہوں میں آپ کو کیا ہے  
 فلفل۔ دل شک پر بڑا ہے۔

ماہ نقار۔ میری طرف سے مبارکبادی ہے۔ میں فلفل سے تیری شادی ہے  
 بچہ کو دین مبارک کیوں اب تو دل شاد ہے۔  
 فلفل۔ :ں جی شاد ہے۔ اتحاد ہے۔ اعتماد ہے۔ صاحب اولاد ہے۔ یہ تو بڑی آواز ہے  
 فلفل کی دستا ہے۔ پہلے ہاتھ سے ہاتھ ملاؤ۔ خیر چھری خربوزہ پر گری تو کی خربوز  
 چھری پر کر تو کیا مثل ہے بڑبڑتی بل بڑبڑتی دد۔ چڑھتی بھنڈولی چڑھتی دد۔  
 (دونوں ہاتھ ملا دیں)

گلرخ۔ کیوں بہن اب اعازت ہے۔  
 ماہ نقار۔ خدا حافظ صبح جلد آئیے۔  
 گلرخ۔ جس کے پہاڑ میں ہوتا اوس کا نصیب چاہے میری انت میں ہم سب قیاب تھا  
 ماہ نقار۔ کھائی تم ہم نوکر پر سبز کرینگے گران کی بھی پھر بلے طبیعت نہ مرے  
 گلرخ۔ شوق کہنے کو اندوہ نہ ہوتا ہے۔ نے پر ہر سو بھی درد سوا ہوتا ہے  
 ماہ نقار۔ یہ تو آپ نے مزہ کھلایا جھوٹا میری لبا کھائے۔  
 گلرخ۔ یاد رکھنا کر جل میں آؤ گی۔ یہ کھاٹینگے تم بھی کھاؤ گی۔

فلفل۔ مثل ہے جسے پیلا چاہے وہی سہاگن کمدے اجی یہ کھائیں یا نہ کھائیں کچھ  
 مزہ میں کیوں پانی آتا ہے۔ اتنے روز آپ نے کھایا تو کبھی دن کو نہ بھلا  
 بھلا یہ تو دور نہیں مگر میں میں تو موجود تھا۔ مجھے کبھی دستہ خوان پر یاد نہ فرمایا  
 سب حضور بہ از برادر دور۔ اب انکا کھانا تمہارے منہ میں کیوں آتا ہے

گاہ شمس - کوئی نیریز چرخہ تلواری چلے دار جو رکھتے ہو تو اننگہ یار چلے  
تھے جہاں پر دمی آپہنچے جو سوار چلے جتو میں تیرے ہو صورت پر کار چلے  
مٹتے مٹتے بھی شکر جو مٹا یا ایسا کر کے آخر وہ میری قبر کو ہمار چلے  
گلرخ گاہ شمس کیوں ہی بندی کو بلوایا سنا احسان کیوں فرمایا - کہنے وہیان میں کیا ہے آیا  
پیلے دشمن تھا ٹھیکہ لیا -

ماہ لقا - انٹی تخت ہم پر لائیں - باتیں گھر کے دل سے آئیں جیتیں تہے کیا ادا  
اچھا نہیں سیکھ کے آئیں -

ٹھیک نظر آئے صاحب ٹھیک نظر آئے تم بھی انہیں کے گائے -  
گلرخ - مجھ کو تم سے کیا - بچ ہو رجب میں ہی تم جا کر لائی -

ماہ لقا - ماں جی صاحب آپ کے بانٹ میں نے اتنی عزت پائی -  
گلرخ - میں تو سیدھی کہتی ہوں تم دیکھو صاحب انٹی رکھائی -

ماہ لقا - میاں پیو سی دونوں سید ہے دیکھی میں نے سب حیرانی  
شمس - مجھ کو تو جو تم سوائف جھوٹ کہوں تو ہوں غارت دور کر دو تم دلہ کلفت -

ماہ لقا - تم بڑے ہنسیار ہو واہ جی سرکار راہ ماں بہت مکار ہو واہ جی دلدار راہ -  
گلرخ - شادی کلمے تیرا شوہر تو بھی اسکی پیار سی دلبر بنی دو ان سے بھکڑ سنے  
میری جان پیادی -

ماہ لقا - گلرخ پر سی آفت کی برسی تو تو عجب یہ دلیر نظر آئی - پرستان کنی گرائی  
بھلا یہ بھانہ کرنا کیا ضرورت تھا - سیدھی طرح کہہ - یا موتا کہ بھرا ایسے خورہ ہو تو مجھے  
تمہارا فقرہ چٹنا کب منظور تھا - خیر آدمی کچھ کھوکے سیکھتا ہے -

گلرخ - اے میری پیاری ہمشیر ناتا - اوں پس کیجئے جو آپکا نام بیدار ہونا حق میری  
کا نہ مار ہو - میں کہ چکی ہوں کہ تم دو لو کنیز ہوں - بندی نا چیز ہوں -

ماہ لقا - تم تو میری پیاری ہمشیر ہو - بڑی سوت اور صاحب تو جیر ہو -  
فلسل - تم ان ہمشیر ہو اور وہ تمہاری ہمشیر ہے مگر ہمیشہ کہاں ہے - جس سے شادی  
کرنے کا وعدہ ہے -

کو تیزی تیرے آگے بالآخر میں لاؤں گا جو تے ولایتی و کھولنے ولاہٹی۔ بی بی میری۔  
**فلعل** رشتل مشہور ہے سببی روح و ایسے فرشتے۔ میرے مالک نے مجھے دو ہزار سال کا مرد کیا۔

ایک سفید اور ایک سیاہ جیسے شب و بچور اور پرا زید ایک ہمیشہ جو اردو  
 ماور بنیا سور۔ ایک بادام تو ایک کالی کھجور۔ ایک ملائی انجیر ایک۔ نبشی انگو۔ ایک  
 جامن تو ایک جام۔ ایک۔ اٹلی تو ایک آم۔ ایک تیر تو ایک کوسلا۔ ایک فاختہ تو ایک  
 جنگل کو ایک۔ ہشن تو ایک۔ رنگن۔ ایک زنبار تو ایک۔ زندان۔ ایک آسمان تو ایک  
 ۔ پیارہ ایک زہر تو ایک بھاڑ تارہ۔ اسبیل پر اور آشیج سن لیجے۔ ایک اسبیل  
 کے دو گھر ٹسے ایک شکلی تو ایک نقرہ ایک آسمان کے دو گھر سے ایک نعل تو ایک  
 نقرہ ایک جنگل کے دو جانور۔ ایک من تو ایک سانبر ایک بانس کے دو پھول۔ ایک  
 نعل مونیا دور۔ اکل موت ایک ٹلم کی دو دد ایش ایک سنگ۔ موسے اٹلی دو سزی سنگ  
 کی۔ نعل صاب کی دو پیدیں ایک محبوب ایک معیوب۔ شل ہے دروغ کہ حافظ  
 نہایت کہنا شک کالی کو گوری سے تشبیہ دیکھا ہے کیونکہ خدا کی ذات ایسا ہے۔  
 اور ہر کسی میں عیب لازمی ہے۔ نہ تو یہ ہے کہ دو پیدیوں کے۔ بنے سے بڑا ہی آرام  
 ہے۔ اور عقل کو اشارہ کافی ہے سننے حضرت خدا کی قدرت دو پیدیوں کی قدرت بھی  
 اور یہ سے قلقل کی محنت کیوں نہ ہوگی۔ پھر اولاد کی کثرت۔ لوجی میں قلقل جی لو۔

کھلنے کو ہونہ ہو مگر سال میں دو دو بچوں کے باپ تو بن لو۔ (آنا کالی میگیم گام)  
**گاما کالی میگیم**۔ میرے اچیلے سا جن مجھ پر سوتن کیوں جی لائے۔ میرے اچیلے کیا میں  
 اندھی نہ تھی غنی رکھا ہیں ایسی تھی۔ مجھ پر سوتن کیوں جی لائے۔ دیکھا کہ عاود تھی تھی  
 بلائیں سو سو لیتی تھی کیا کیا فہمت کرتی تھی۔ مجھ پر سوتن کیوں جی لائے۔ میرے  
 گوری میگیم کیوں رہی راند کا لامہ نہ تھے کا بکرا اور صورت کت کا چکر دیکھ پیا۔  
 مولیٰ اکتی ہے سے

آئینہ لیکے ذرا دیکھ لے صورت اپنی۔ مجھ پر کھل جائیگی جو کچھ ہے کہ درت اپنی  
 کالی صورت پر یہ انداز یہ نخرہ کیا خوب۔ کچھ تو یہ بچاں سے کلمہ فی تعینت اپنی  
**کالی میگیم**۔ کالی کو کیوں ہاڑی بڑا تو کالی تو عاوی ہے۔ کھو کے آنکھیں دیکھو اور اندھی آنکھ کی نیلی کالی ہے

چلو اب میں بھی جاتا ہوں رادو آپ بھی تشریف لیجئے شہزادہ صاحب  
 آسام فرمائے۔ دروازہ بند ڈیوڑھی منور بھیا جی پر وہ چھوڑ دیا رفح گئے۔  
 درد و نکاحا مر جان پر سی کا زمین سے نکلنا شہزادہ کو دیکھ کر  
 گنا۔ ساری دنیا میں فقط بھایا مجھے اسکا جہا اسکی صورت پر فدا میں نہیں جو جان مال  
 نام ہو مر جان میرا وہی کیوں بمثال سیدنا کا پرستان میں مجھو آیا خیال  
 ہاں دہر اُدھر ملت پھرت آئی موری سواری سے۔

صورت صورت پیاری پیاری رساجن سو یا مورا سے ہاں۔  
 ساتھ لیجا کر پرستان میں اسکا اتفاق۔ وصل کے لوگوں مزاحیہ حاصل عزت منبر  
 کیوں منہ میں پانی بھرا جو ہو بونگلا۔ کھلے گلزار کی ٹولوگی میں ہر دم بہار

## باب پہلا پررہ دوسرا

### مکان فلفل

بہا کالی بیگم

نہیں آیا ابھی تک کیوں فلفل میرا کھرا رہا ہے بالکل دل  
 چھوٹا چھوٹا فلفل اور مٹھا مٹھا چہرہ گورے گورے گالوں کے کالے کالے  
 چھوٹا وطن بھی فلفل کی خاطر اب تو رہنمائی سدا مل رہی

میرے بارنگل سا فلفل و فدا ارکا مجھے اعتبار ہے کہ جب وہ شہزادہ کے کا دوا  
 سے فراغت پا گیا۔ میرے بستر پر استراحت کے لئے آجائے گا۔ اب تو میں جلتی ہوئی  
 دہند تو نہ آئینگی کہ وہیں یہ تے بدلتے پڑ رہتی ہوں۔ (فلفل کا گوری کے ساتھ آنا)  
 گنا۔ رکھو لگے بینوں میں تم کو چھپا کر مٹی کی سرسہنا کر۔ بی بی کی خاطر توبہ  
 سے جا کر لاؤ گا اٹلس و محل۔ مشرودا مرو جی بی بی میری ہاتھوں سے اپنے  
 میں تم کو پہنا کر۔ میں دیونیکا۔ قلیہ و قور ماور و بی بی میری اندام مرغی  
 بی بی تم کو کھینا کر میں کھاؤ گا بھاجی و کدو و بھنڈی و مرغی جی بی بی میری

چاہتے۔ جان روئے دہونے کی مناجاتی ہے۔ گھرا پنا حکومت پرانی ہے ناں  
صاحب دونوں عورتوں نے مجھے مار لے۔

وزیر۔ کس نے؟

فلعل۔ مثل ہے۔ دبی ملی چوہوں سے کان کٹائے۔

وزیر۔ پھر دو رو۔ نہیں کس واسطے کہیں۔ کیا کا انجام معلوم نہ تھا۔

فلعل۔ میں نے اپنی آسائش کے واسطے دو رو روئیں کہیں مثل ہے آہی کو چھوڑ کر  
کو جائے۔ آدھی رہے نہ ساری پائے۔

وزیر۔ آسائش دیکھی۔

فلعل۔ ماں صاحب میں نے خوب آسائش دیکھی اس نرتری بریانی سے تو یہ جلی روٹی

ہی ہوئی۔ تھی۔ بھلا تو فرمائیے کہ ششہ زادہ صاحب کی بھی وجوہیں ہیں۔ ازل کہ بھی  
مار پڑتی ہوگی تو پھر میں نے مار کھائی تو کیا بُرائی کی۔ اور سنئے صاحب زن زن زمین۔  
زر فضیل ان چاندی کے ٹکڑے۔

وزیر۔ استغفر اللہ کیا آتی سمجھ رہے۔ اسے ششہ زادہ کیوں مار کھا لینگا۔ اور وہ کیوں  
مارنے لگیں۔ اور تو دو تین بیان نہ لیتے ہیں۔

فلعل۔ ششہ زادہ ہیں کیا۔ وہ نہ لگتا کہ وہ ششہ زادہ ہیں۔ اچھے شریف باغیچہ کے مالدار کی شہ  
والیاں ہیں۔ حضرت بابا شرف الہی صاحب قیل کی پھاڑی کے اوپر جا کر رہے ہیں۔ وہ  
شریف ہو گئیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ کام ہم بھی کر سکتے ہیں مثل ہے انہماکی  
چاہے وہ آئیں۔

وزیر۔ میان فلعل جو ہر شرافت اور ہی چھینے۔ جو مخصوص ترفیوں میں ہوتا ہے۔ میں تو ہر

نزد بضر خالی نہیں۔ شریفوں میں جو ہر شرافت اور ذیلیں میں جو ہر رذالت ہے۔

فلعل۔ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ آدمی میں بھی جو ہر ہوتا ہے۔ ورنہ کسی آدمی کو مار کر جو ہر نکال لیتا

اور بہت ہی بڑا جو ہری بن جاتا۔ تمام جو ہری گلی کے باشندوں کا جو ہری کھاتا

بھلا تو فرمائیے کہ میرے بعد بھی جو ہر بننا ہے۔ یا نیکل جانا ہے۔ اگر جتنا ہے

تو تمام قبرستان کو دو کر بہت ہی بڑا فلعل سیٹھ بن جاتا۔





عورتوں کی بیوفائی اور بد خوئی آشکارا ہے مردوں کو کب یہ ذوق اور بکری  
گوارا ہے۔ پھر اس پر طرہ ایک تو گڑا کرنا دوسرے نیم چڑھا کر دیکھئے کیا ہی سنگین  
کیا آپچی جان کبریا سطلے کم تھی۔ چوٹی ٹوٹی گوری بیگم ماجرہ آیا۔ سر پہ ناؤانی کا  
جن سوار۔ موار۔ رات دن کی دال چوٹی بلی خوب کٹ کٹ بھی۔ اس پھینکے غلغلو  
سے تو سادہ لی سلوٹی پہلی بیہوشی ہوئی۔ بیوی جی اچھی تھی کئے نماز بخشوں نے  
کٹے روزے سکھ چڑے۔ یہ تیری نادانی کا نتیجہ ہے۔

نوکر۔ خداوند اذیت کیا عرض کروں نخل میں ماتم بیا ہے شہزادہ غائب ہو گیا ہے  
شہزادی کی حالت ابتر ہے اس لئے آپکا لشکر تیف ایجا نا بہتر ہے۔  
وزیر۔ یا ابلی یہ کیا تباہی یا خدا یہ میں نے کیا سنا۔  
فلفل۔ آئیں اس کل دیگر شکست۔ چلو ہم بھی جلیں گے۔

## باب پہلا پرہیزگرا

### محل شہزادی لقا

لقا۔ دھڑک کا غمگین بیٹھے نظر آنا اور سہیلیوں کا تسلی دینا  
گانا سہیلیاں۔ کابے غم کھاوے۔ لاوے جانی جان تو رے جایتیں ہم سب  
دار ہی رے۔ گلشن کے پھولوں کی جھان۔ میں دیکھ کے آتی ہوں بچہ  
چراہ داس۔ جل جل کے کل کل ہو جہں ہوئی۔ اسی ساجن کے ملنے  
کی آس۔ اُنھت محبت و چاہت نے ملکہ بہ آذت مصیبت کھا لی ہے  
صورت۔ کن مورت کی رنگد۔ کدور سے رنگت نکالتا اڑتی۔ کابے  
اب آہ و زاری نہ کر میری پروری کہ باری سے پرور و کار۔

سبھو اپنے دل میں لے آجکل میں جو چاہتے تیرا کھنڈار کابے ہم کھاوے  
گانا وزیر۔ اے بی بی یہ کیا تمہارے کہ جہان کرے ہم کو غم کہاں ہے۔ وہ شاہزادہ عالی ہم  
سہیلیاں۔ ہوا گم وہ بہتر سے بس ایک دم۔ کدو کیا جو دل پر ہے غم۔

وزیر۔ الوہ کیا ہے۔ میں کیا کر رہا ہوں۔ اور تو سمجھتا کیلئے اسے الوہ جو ہر علیحدہ ہے  
یہ ہر نہیں جو تو نے فقہ کیا ہے۔

فضل۔ اس ابھی تو میں آدمی تھا الوہ کیسے ہو گیا کیا میری دم نکل آئی۔ جو آپ الوہ کہہ رہے ہیں  
وہ آنکھوں کے اندھے کان کے بھرے سر کو نکلے سویرے۔ اگر مجھے الوہ ہی سمجھتے ہو تو الوہ  
ہا پٹھو سمجھو گو کہ میری عمر کہے مگر ہوت سے سفر کئے ہیں۔

وزیر۔ اب اتنی ہی کسر رہی ہے کہ دم نہیں ورنہ تیرے بچھا ہوں میں شک ہی کیا تھا۔  
فضل۔ ان بیشک بیشک خدا کی دینا ہے وہ بھی دیہ لگا جس کی نقدیرز بردست ہے۔  
نکل آئے کی میری یا آپ کی۔

وزیر۔ بس بس نامعقول۔ گدھے کی جھول۔ کیوں باتوں میں ملال کر رہا ہے۔ پتہ پتہ ہے  
کہ ابھی مر ت کر دوں۔

فضل۔ اوصحاب ہم نامعقول معقول گدھے کی جھول اور یہ عمار سے حضرت وزیر بدتہ میر  
اسے بڑے معقول و معقول لمبے چوڑے مائے کی جھول اور یہ نامعقول بہت  
تیری کی جھول تیرے منہ میں خاک دھول بکائیں کے جھول۔

وزیر۔ کالی بگیم تم ملی جاؤ، بی بی جان جہان کے پاس حب و سحر ہو حیب فضل بلا  
توانا۔ اس وقت پھگڑا کرنا بیٹک نہیں گوری تم بھی اپنی بی بی ماہ نق کے پاس  
نیاس قیام کرو۔ ناحق فضل کو نہ بدنام کر رہا تھا دونوں کا۔

گناہ فضل۔ پناہ خدا کی پناہ کی عورت بد عورت اٹھا بی ادبیت کیا خدا کی پناہ  
نکاح ہوا نکاح تب عورت نے ڈانٹا کہ لاواں آتا۔ چلے خدا کی پناہ  
شادی جو کہ دوسری شادی۔ ملی اس کی دوسری دوسری پناہ کی پناہ کی پناہ

تباہ ہوا میں تباہ ادھر اس سے کھینچا ادھر اس نے نیچا۔ پٹھا۔ سر خدا کی پناہ  
فنا ہوا میں فنا یہ دونوں میں جا بل۔ پڑی اب تو مشکل میرے سر خدا کی پناہ  
بس تو یہ کہ میں نے تو یہ ان دونوں کو چھوڑا چلے ایسا جوڑا چھٹا خدا کی پناہ

وزیر۔ خود کرد و را علاج میرت افسوس نہ کہ جوش دلی اتر تھا ہو گیا مگر یاد رکھو،  
اگر نیک بودے سرا انجام زن نہاناں رامزن نام بودے نزن

**فلفل** - مثل ہے جو گرے گا وہ برسیکا کیا  
 کیا شہزادہ تو ڈھونڈا اسے  
 یہ جیات مجھ پر عتاب آپ کا  
 کہ من نیز اور اکجستہ ہے  
 وہ مطبخ میں روٹی لپکاتے نہ ہوں  
 یا حمام میں وہ نہاتے نہ ہوں  
 وہ گھر میں ہی ہونگے نہ کجرائے  
 ذرا آپ ہی بلکے دیکھ آئیے  
 ذرا دیکھ لو اسے وزیر چسپیس  
 پریشانی اس طے لازم نہیں  
 وزیر میرا گرفتار سے باز آنا جو باتیں نہ بنامیرے ہمراہ جل شہر سے نکل شہزادہ  
 کی تلاش کریں تباہ مراد پر قدم دہریں  
**فلفل** - چلنے پر تیار تو یہ نمک خار ہے مگر کچھ سوچ بچار میں ہے  
 وزیر یہ کیا ہے  
**فلفل** - میں دو چوروں کا مالک مرد سا کب ہوں، بیکو کس پہ چھوڑ دوں بھلا ان سے  
 کیونکر منہ موڑ دوں۔

وزیر یہ میری بی بی ہے ہو کہ جان جہاں  
 یہ اب میرے لشکر سے جلدی کھو  
 رہیں کی یہ دونوں ہی ملکر ویاں  
 کہ جان جہاں اور کل فوج کو  
 سبھوں کو لئے جاوا اب بندہ تاشاں  
 کہ والدہی جان جہاں کو ویاں  
 میں آجاؤنگا گرجا ہو گا یار  
**فلفل** - بجالائیں میں حکم سرکار کا  
 ابھی میرے لشکر کے جانا ہوں پاس  
 سنا ہوں ارشاد کو بے حراس  
 کہ رونے سے آتا نہیں کچھ بھی طاقت  
 وزیر یہ سنو شہزادہ اب میری بات  
 چلو چل کے صحرا لڑدی کریں  
 اُسے ڈھونڈ لائیں کہ ہم خود مرے  
 نیچھہ دلوں کا بھی کھلبائے گا  
 کہیں پر تو شہزادہ مل جائے گا  
 (رہ کا چلنے کو تیار ہونا)

گانا سب کا - دیکو ہے دشت لے گئے سارے دلو دشت نے گھرا ناں خدا یا تیرا سایہ میرے  
 پایا تو صاحب انس و جان - ہم کو خدا یا تیرے دے کہتے ہیں - جھوٹا لمبائے شاہ راہ  
 میں تجھ سے ہے التجا کہ یاری غمخواری تو ساری اُسے باری یہ سن لے دعا

در بارسی - المئی تو کر دے کرم -

وزیر یہ یک سطح کی کدہ سی ہے وار دات سمجھ میں نہیں آتی ہے کوئی بات  
سہیلیں - عمل ایک آدھی کدہ سی ہوت مقرر بلا تھی کوئی بد صفات  
در بارسی - بہت ہے غم دام ستم جو آفت ہوئی ایک دم وہ مالک ہوا کم تو کج جہیں ہم اپنا  
ات آہ دم تو دیکھینگے ملک عدم -

گانا ما تھا رہاں یہ الم ستم ہوا مانے ہم پر عجیب غضب ہوا - دلبر ملے کیونکر بھلا جا میں کہہ  
ہم سے چھوٹا سا نور یا ملے رلا سوک سبب ہوا دلبر ملے کیونکر بھلا جا میں کہہ  
مردے غم فرقت کے اٹھائے نہیں جلتے وہ زخم لگے دل پر تو کھلے نہیں جلتے  
جب کام بگاڑتے ہیں بناؤ نہیں جاتے لگ جلتے ہیں جو مانے چھوڑائے نہیں جا  
تدبیر نہیں چلتی ہے تقدیر کے آگے سب پہنچ تھی اس نکت کی نگریر کے آگے  
گانا دیگر - مانے مورے پیو مانے مورے پیو کون نگرے میں جس کے پر تاد ت  
سے یاد منتاری کے کون مینا یہ بہاری لگی برما کی جگر ناری نکت تابی  
جان بھاری مانے مورے دیکھا کون مینا تابی و آو پیا مو ہے در سر کھا  
چیری کون جی نہ تابی مانے مانے مانے موت -

گلرخ - اب رنج و ستم ہم کو اٹھانا ہی پڑ لگا غم کا مزہ ابھی الیسا کہ کھانا ہی پڑ لگا  
دل کو تپ فرقت سے جلانا ہی پڑ لگا بیہوش ہیں پر ہوش میں آنا ہی پڑ لگا  
ہمت ہے تو لمبا ایک چھوگر بر مقصود چل چھڑ کے کہیں ڈھونڈ لکائے مقصود آنا لگا  
گانا فلفل - ابا ابا کے آنی کیسی گھڑی ابوالورے کیسی بھلی ٹیسی - دیکھو دیکھو کچھو کچھو رے -  
آنسو دیکھی چھڑی ڈھونڈو ڈھونڈو سے کیوں چپ ہو کھڑی - اونچی بھی دوڑو لمبی  
بھی دوڑو - جھوٹی بھی دوڑو - ابا ابا چور دے مزدور سونی دور دور دیکھے نہیں گھور  
نشے میں ہے چور پئے تے بھنگ - آما مانا - پڑی تھی دنگ - آما مانا ہوئے سب  
تنگ اٹا مانا کرڑوں میں جنگ اٹا مانا -

وزیر - اے فلفل نہ کر خالی شور و لکار پریشاں ہیں ہم کم ہوا شہر مار  
خانات تیری رہ جاتی نہیں تجھے شرم کجبت آئی نہیں

کہے تو مورا چھوٹ ہے گروار

مرجان - اے پیارے میں وادی -

شمس - ادب کا رجا سی -

مرجان - میں ہاں چند - تو ہے تارا تیرا حیرا جڑا پیارا -

شمس - بندر جیسا چہرہ میرا تو نے مجھ کو ناحق گھیرا -

مرجان - مجھ کو جاناں گئے دگانا مڑے اڈانا -

شمس - پاس نہ آنا لول زمانا فکمل چھپانا دور - دور -

مرجان - ادبانی آجانی -

شمس - شیطانی طوفانی -

مرجان - سنا دانی کیوں بھانی -

شمس - دور دور - دور -

گناہِ مرجان - بات بنام کاری اے خبردار توری بات جیت مہ ہے ایک زبھاوت

گھور گھور لنگو کا ہے دیوت ہے گاری مہ ہے جنم جنم تو ہے قید میں دہریت

مرباے ہر دم منتیں کرت ہوں میں اتنی ہناری نہیں مانی رہے - خبردار

(مرحمان پری گناہی بجانا اور دیو کا حاضر ہونا)

اے دیو اس کو پکڑ کر طلسم میں جا کے اے فنیہ کر کہ داناں سے نہ فریاد کرے

داناں گھٹا گھٹا خور -

(دیو کا شہزادہ کو پکڑا کر لیجانا)

پرہہ پانچول

باب پہلا

مکان وزیر

(وزیر کی عورت جہاں جہاں کسی موقع میں دکھائی دینا)

گناہ - رو کیوں طعنے سے دل تمام لپیٹ کر کیونکر ضبط کیونکر کریں گھٹا گھٹا کرنا یہ کیونکر

# باب پہلا

## پرہ چوتھا

### باغ مرجان پری

اشنہ ادہ شمس کا بیہوش لیٹے دکھائی دینا اور مرجان کا اسکو جگانا  
 گانا۔ کل کھل ہے کس ٹھنک سے گوہی کہ۔ سخی ٹمٹم چمکے کیا خوبی کیا روپ سجیا  
 تجھ پر واروں زمر مرہوں تیا وہ کم سن رے آن لیاں میں شازن من تو  
 پر کیا لسنہ لچھین رہے۔ جاگت ہوں یا سپنے ہو گیاں۔ سو جوت ناہیں  
 کلا ہے اس آن ابھی تو ہے بچپن رے (شمس کا سیران ہو کر اٹھ)  
 گانا شمس۔ کن موہے کیا پریشان دل حیران ہے اس آن موری جان اکر مورا  
 گھبراتا ہے جایا جایا۔ کس نے دکھ موہے ایسا کئے ابھی دیا دیا دیو کن  
 یہ انسان ہے شیطان کہ حیوان دیکھ لیا ساس نے ہے مکاں کیا اب تو میر بھیا لیا لیا  
 گانا مرجان۔ (ظاہر ہو کر) پیارے تو نے مہرا جایا لیا۔ مہمے تو نے شیدا کی شیں کی وادی  
 موری آوے جان پر پیا رسی مان مان مان۔ جان لیا مان یا پر نہ تو نے بات کیا پیا  
 تو نے چھین لیا جیا جیا جیا۔

اسے شہزادہ جس وقت تجھے میں نے خدایا نام میں دیکھا  
 ہوش جاتے رہے اُن نگاہ کے ساتھ۔ صبرِ نصرت ہوا اک آکے ساتھ  
 پیکر وں نقدیر کی خوبی مجھ کو الفت ہے۔ نیکو نصرت ہے وہ یہ بھی خدا کی تدبیر  
 شکر غم ہوا الم آرا۔ خانہ عیش لٹا گیا سارا  
 شمس۔ بس ہی میر جواب با جواب ہے۔ زیادہ گفتگو سے اجتناب ہے  
 در بدر نامیہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے جو منظور غدا ہوتا ہے  
 مرجان۔ نہ ہوتا اگر دل کو محبت بھی نہ ہوتی۔ نہ ہوتی محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی  
 شمس گانا۔ اور۔ درہٹ بٹ پر سے بٹ در در بن۔ والی چال نکالی  
 محبتی والی زلالی بھونڈا خضرہ بھدا چھرہ دور دور چھانڈے چھانڈے

گانا۔ چلیو دھیرے ذرا چلیو دھیرے ذرا اور طفل سناٹاں سنہیل کر لو کہ ہم کہہ رہے ہیں  
او بیچیا۔ او بد چلن مبتلا سے محن نہیں سنتا بھلا بد کا تو دیگا بھی ہم کو جواب۔

**فلفل**۔ مثل ہے۔ کشتی میں کون بٹے راستے کا ٹھاؤں نہ ٹھکانا جہر دیکھو دیراز صحرا  
کو مہار پر خاروں کی باراتلوؤں کے ہو گئے پار چلنا پھرنا دشوار۔ پھر یہ بھی ہے خوف  
بیشمار کہ اولوں کی مار کچھری کا کچھریل چورم چار نہ ہو جائیں کہیں لینے کے دینے نہ جانا  
اگر چلنا ہو تو جلدی چلئے اگر تھک گئے تو دم لیجئے۔ مقام کیجئے پیک ہے۔ یہ کیا ہے  
چلئے دھیرے ذرا چلئے دھیرے ذرا۔ کیا فلفل کو کوئی نسخہ مقررہ کیا ہے؟ ہاں  
وزیر۔ مناسب ہے کہ تھوڑی دیر آرام پائیں لیٹ جائیں پھر سستی رفع ہو چکے  
ہیں۔ آگے کو نکل سکتے ہیں۔ اب ایک ایک پاؤں سو سو من کلے۔ بڑا ہی  
دشوار گزار راستہ اس بن کا ہے

**فلفل**۔ خل ہے بیکار مہاش کچھ کیا کر۔ جب غنیمت نہ ہو تو سولیا کر اجی وزیر صاحب  
اس طرح سوئے سے تو تھکان دور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اڈوں اڈوں روٹا۔  
وزیر۔ اب خاموش ہر مفضل اور بہ تہذیب گفتگو کرنا باتوں کو جلنے دے شہزادوں  
آرام پانے دے۔

**فلفل**۔ جناب میں خاموش رہوں میری عادت نہیں کہ زیادہ بے موقعہ اہلے  
تہذیب گفتگو کروں۔

گانا گانچ۔ گھر کوچ بیٹھے ہیں ہم خانہ خراب تو ہوہر مثل ابھی کرتیاں ہل مضراب اتنا تو ہو  
ایک جا اپنا نہیں تھا جو دم بھر بھی مقام۔ خانہ بردش پاتا ہو پاؤں رکاب اتنا تو ہو  
نخت دل کھایا پیانو کی طرح ہم نے عام حشر میں تا آب دانہ کا حساب اتنا تو ہو  
**فلفل**۔ اجی وزیر صاحب آپ کچھ نہیں فرماتے ہو یہ گلے صاحبہ کیا فرماتی ہیں اتنا تو ہو  
اس جنگل بیابان میں ان کے لئے اتنا اتنا کہاں سے آئے گا۔ مثل سے کھونٹی  
کے بل بچھڑا دوڑ رہے۔

وزیر۔ کیوں چپ نہیں رہتا ہے شہنشاہی صاحب آرام نہ پاویں گلے صاحبہ آپ بھی  
سو جائیں۔ اے فلفل تو بھی لیٹ جا کر درہوشیاری سے سو رہا۔ رات کا وقت ہے

جانِ نانا آپ کے ہم تو ہے ہر حالت میں پھر لعینِ جانِ جاسمِ سونگا ہیں کیونکر  
خضرِ مجاہد میں تو کوئی راستہ ان کی پوچھوں منزلِ عشق کی طے ہوتی ہیں انہیں دیکھ  
جسکے نزدیک ہوا اک بھیل سا قتلِ عشاق اُس جہاں سے راہِ درسم بنا ہیں کیونکر  
شہزادہ ہمیشہ گم ہو گئے اب یقین ہے کہ میرے شوہر دمی وقار میں وزیرِ جانِ نانا شہزاد  
کی تلاش میں جا بیٹھے۔ اور میری تہمالی کا خیال دل میں نہ لائینگے (داخل ہونا طفل کا)  
فلفل۔ جنابِ جانِ جہاں صاحب اب سفر کی تیاری کیجئے۔ اور گھوڑی پوٹلی سنبھال لیجئے  
کیونکہ سفر و سفر کی صورت ایک ہے۔

جانِ جہاں۔ کیوں اس کی وجہ کیا ہے۔  
فلفل۔ آپ نے سنا نہیں کہ سیچر ساتویں سال چکر میں آتا ہے۔  
جانِ جہاں۔ اور میں۔

فلفل۔ آپ کو میری دونوں بیبیوں کی حفاظت کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ کیونکہ میں  
بھی انہیں کے ساتھ جاتا ہوں۔  
جانِ جہاں۔ تو میرا دوسرا صبح ہوا۔

فلفل۔ اس صبح ہو یا غیر صبح مگر اتنی ہربانی کیجئے کہ میری گوری بیگم کو صبح کو ناشتہ  
کرینگی عادت ہے رچا ہوا پیالے کے ساتھ تازے پیکے کے پراٹھے کھلا دیا جائے  
آپ کو اس کے گلے کی قسم ہے

نہ بجا لاؤ گے اگر آپ وصیت میری۔ رب پر اٹھوں میں گھس جائیگی نیت میری  
گانا جانِ جہاں۔ دکھیا سرس بھی دیکھے ہوئے میں پر نہ ہزار شراباں ہر داغ جگر ہے  
کو نہ مارا اس جیو سگری ہوتی ہے قسمت میری۔ پڑی ہے آفت گری دل پر  
فرقت ہوئی ہے یہ تار بر سے سلا مثل چنار۔ دکھیا سرس بھی بھئی۔

باب پہلا  
پر چھپا

جنگل

(داخل ہونا گلرخِ شہزادہ دمی وقار وزیرِ فلفل کا)



اور ان دونوں نامرادوں کو یہیں پڑا رہنے دو۔  
 دیوان ملے خداوند نعمت یہ عورت عالم جہان سے ہے آدم زاد نہیں اس کا کچھ  
 اعتماد نہیں اگر یہ چوڑک پڑی تو بالاجائے گی۔ اس کے پر میں اور اڑ جائیگی  
 اگر حکم ہو تو دوائی بیہوشی سو نگھا دوں اور مکان میں لیجا کر شیشہ میں مسدود  
 پہلے اس سے حضرت سلیمان کی قسم لیجئے پھر شیشہ کا منہ کھول دیجئے۔ بعد  
 باندہ بیر و صل کیجئے۔

جانباز۔ مناسب ہے مگر بہت جلد۔

(شکار یوں کا بری کو اٹھا کر لیجانا)

فلفل۔ (اٹھک) مثل ہے۔ مر گئے مرد و جنگی نہ فاتح درود۔

(فلفل کا مسخری سے منہ کو بند کر کے آوازیں دینا۔ سب کو بیدار کرنا)

اور آپ پھر سو جانا۔ وزیر دشمنزادی لقا کا بیدار ہونا۔ گلج کو نیا کر)

گانا نثار فلفل دیکھو جلدی دیکھو کہاں گئی یہاں سے گلخ جان۔

فلفل۔ میں کیا جانوں اے بی بی بسایا ہوگا قبرستان۔

لقا۔ پوچھ اٹھ تو وزیر سے چھوڑا یہ دل ملکی شیطان۔

فلفل۔ امی وزیر صاحب اٹھو غائب ہو گئی۔ گلخ جان۔

وزیر۔ کیا ہے جی۔

لقا۔ چپ چپ۔

فلفل۔ کچھ نہیں جی۔

لقا۔ چپ چپ۔

وزیر۔ مجھ سے بھی تو بولو۔ جلدی کیوں کہتے ہو چپ چپ اور فلفل دیکھو۔

لقا۔ دفعۃً میری جوا کھ کھلی نہ گھر خ کو پایا۔ یہ کیا خدا نے ہم پر غضب ڈالا

ہم اس رفیق سے چھٹ گئے۔ اس بکلام میں لٹ گئے۔

وزیر۔ افسوس بائے افسوس۔

فلفل۔ دالے افسوس صد ہزار افسوس۔

اس واسطے غافل نہ رہنا چاہئے۔

خلخل - حضرت وزیر بدستیر - بمعینہ و کبیر نے اپنے گوش تدبیر کی رکیا فرماتے ہیں کہ ہوشیار سو یور جلا آپ ہی فرمائیے کہ سونے لہجہ ہوشیاری کہاں رہیگی مثل ہے پتا کھڑکا اور بندہ بھڑکا۔

(راجہ جانا باز کا ہمراہ شکار یونٹ کے شکار کھیلنے داخل ہونا)

گانا راجہ جانا باز - شیر دل شیر دل - ہو ہو ہوشیار۔

شکار سی - ماں سرکار ہم ہیں ہوشیار ماں - سرکار ہم بھی ہوشیار۔

جانا باز - ہے ہرن رہو ہوشیار۔

شکار سی - ماریں بڑے کے ابھی تلوار۔

جانا باز - کھینچیں جلد سی سے شمشیر کر دیں آہو کو پتھر چھوڑیں جنگلی سے اب تیراٹس کے دلو کو دائیں کھائے گر کر جب چکر پھیریں گردن پر پتھر ہے ہرن ہے ہرن ہے رہو ہوشیار

شکار سی - ماریں بڑا بھرا ابھی تلوار۔

جانا باز - آخا یہ کون پڑی رشک قمر زہرہ مشتری بسن و خواہیدہ کی طبع لبتر خاک

پر آرام پا رہی ہے - کہ جس کو دیکھ کر طبیعت مانتوں سے نکل جا رہی ہے لئے

یہ بیٹھے سجائے کیا ہوا میں ہزار جان سے اس کا دار و شہد اہول میں قوم کا

راجہ اور ملک ہند کا بادشاہ عالیجاہ سکندر مرتبت دارا پناہ جہد جاہ فریدوں

کلاہ رستم دل سفید یار قوت بازو میں ہم وزن بمن ہوں مگر عاشق مزاج ہوں

اور کوچہ احسن کا محتاج ہوں راجہ جانا باز میرا نام ہے - انتقام سلطنت کے

لہجہ سیر و شکار عیش و عشرت میا کام ہے - بیر شکار آیا - نود شکار ہوا - کل کا رو با

سے بیکار ہوا تازہ آفت میں گرفتار ہوا - ماں لے دیوان اس متاع دل و

جان کو آہستہ زمین سے اٹھا کے لے چلا اور خواہہ سرائے کے سپرد کر کے حکم

دکھ آج شب کو لباس فاخر پہنا کر ہماری خواہ گاہ میں حاضر کرے تاکہ اپنا

برکے سے

جہنگ کہ سر ہے ساتھ سر کے جو ہو سو ہو اب ہم تو سر پہ بار محبت اٹھ چکے

گنا فلفل - یار و اب سنئے ذرا حال میرا غم سے بھرا کئی برس آرام سے شاہ کے گزرے ساتھ - اب سفر میں کٹ رہا ہے - چھکودن رات - یار و اب سنئے - روز و شب ہے مجھ کو میری بیبیوں کا دویان -

ایک تو کالی کالی بیگم دوسری گوری جان - یار و اب سنئے -

زر و گھر سب چھوٹا میرا چھوٹا سارا کام -

دم کے پیچھے ساتھ ہے باقی فلفل میاں نام یار و اب سنئے -

مثل ہے آٹے کا چراغ گھر میں رکھوں چاہے جلے چاہے نہ چلے کسی پر کیا

احسان - (داخل ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ - (الگ ہو کر) اس شخص کی کچھ آن بان ہے دیکھوں کہ کوئی پہلوان ہے ذرا

اس کو آزماتوں کیوں میاں پہلوان کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے -

فلفل - کیا ہے میاں بد انجام شکستہ دندان الوکی دم فاختہ -

سونٹھ - (الگ ہو کر) میر کو سرا سیر لگتا ہے پہلے اس کو قافیہ میں اڑاؤ (فلفل

سے) اگر آپ کو دندان میں قافیہ درکار ہیں - وہ ہی بندہ سنانے کو طیار ہے

لو سنئے مہربان کی عقل کی گدھی میں ہوتی ہے - کچھ اور قافیہ گنواؤں بکندی

آپ کو سناؤں -

فلفل - (الگ ہو کر) مثل ہے ہر فرعون نے راموٹے دارو - تو مجھ سے بھی زیادہ قافیہ

گو معلوم ہوتے ہیں - اب خاموش رہنا چاہیے -

سونٹھ - (فلفل سے) جیسا دو گے ویسا لو گے جو آپ نے کہا اوس کا جواب لیا -

فلفل - (الگ ہو کر) مگر ذرا اس کو شلوں میں لیجئے - اور دق کیجئے -

سونٹھ - اچھا میاں اب تم مجھ سے مشاؤں میں لیتے ہو میں بھی وہ فقرے سناؤں قافیہ

گنواؤں کی یاد کرو -

فلفل - اچھا تو پیر آجلیئے -

سونٹھ - طرہ پاؤں سکھ سنانی سپیٹ کنٹا لہ -

فلفل - چماکے سر پر عرس کی بیگار -

وزیر میرے ایک آفت سٹو مر کے ہوا تھا جینا۔ بگائی اور یہ کیسی میرے اللہ نے نئی  
گلچ جانکی جدائی کا ہمارے دلوں پر صدمہ غم ہے۔ مگر مجبور سی ہے۔ یہ بھی۔  
خداوند کو کم ہے۔ گویا برکایا را نہیں مگر فیہ صبر کے چارہ بھی نہیں۔ اب لگے دیا  
غافل ہے۔ عبور مشکل ہے۔ چلے اگر کوئی کشتی یا جہاز بلجائیگا۔ تو وہ خدائے دو  
جہاں جو اس ہمارے تباہ شدہ کشتی کا ناخدا ہے۔ پار لگائیگا۔  
دریہ دیبا کی زبانیں طوفان موج افزا۔ سرافندیم لبلم شدمجری ما و در سلسلہ  
آیا کچھ علامات جہاز کے معلوم ہوتے ہیں وہ ایک باد کش کا مستول دکھائی دیتا  
ہے چلے چلے اب دیر نہ کیجئے۔

**فلفل**۔ آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ ابی ہم سے تو یہ دریائی سفر نہیں ہو سکتا  
پچا سعدی کا قول ہے

بدریا در منافع بے شمارت اگر خواہی سلامت بر کنار است  
اگر آپکا دریائی سفر کا ارادہ ہے تو ہمارا سلام لیجئے۔ بندہ مرخص ہوتا ہے۔  
وزیر۔ اب تمہاری ملاقات کہاں ہوگی۔  
**فلفل**۔ حشر میں پلنگے۔

وزیر۔ کیا ناہنجار زمانہ ہے جسے اپنا سمجھو وہی بیگانہ ہے۔ اس مصیبت اور تنہائی  
میں ہمارے رفاقت چھوڑتا ہے۔ نمک حلائی سے منہ موڑتا ہے۔

**فلفل**۔ کیا نمک کسی کے باپ کا ہے ملک تو پہاڑ سے آتا ہے (جانا طفل کام)  
گانا لقا۔ عیش و عشرت کا کلام آتا نہیں اب تو بھولے سے بھی نام آتا نہیں  
منزل مقصود کب تک طے نہ ہو کب تک رکھیں مقام آتا نہیں  
چنچ ہے درپے ہمارا راندن راہ پر یہ بد لگام آتا نہیں

**باب پہلا** **پرہہ ساتواں**

جنگل  
(داخل ہوتا فلفل کا)

کو درست کر لیجئے اور ان کا صدقہ دیجئے۔

**فلفل**۔ شکل چیلوں کی دماغ چیلوں کا۔

**سونٹھ**۔ کیا شتر غمر سے دکھاتے ہو لوسنوم تم کو ایک بات سنتے ہیں یہاں کے ہمارا

بہادر ایک پر کو جنگل سے لائے ہیں۔ اور اُسے شیشے میں بند کر رکھ ہے۔ وہاں

بہت دھوم دھام ہے۔ گانے والوں کا اڑدھام ہے۔ اقسام اقسام کے کھانے

یک رہے ہیں۔ عام دعوتیں ہوتی ہیں۔

**فلفل**۔ غرض باولی ہوتی ہے۔ (الگ ہو کر) اب کسی حیل سے وہاں جاؤں اور گلرخ

کو چھوڑا لاؤں۔

**سونٹھ**۔ کیا کموں صاحب عورتوں کا ظاہر کچھ باطن کچھ ہوتا ہے۔ میرے پاس چند

چھوکر یاں بقیں۔ کچھ ناچتی کاتی تھیں۔ اور کچھ یوتی کالیتی بقیں۔ اور میں عزت

و تو قیر سے گھر بیٹھے اللہ اللہ کر کے گوشت روٹی کھاتا تھا یکے بعد دیگرے

سب چلی گئیں۔ شل ہے ابے رسی کے گائے بھی نہیں باز بھی جاتی اب خود طلب

بجالتیا ہوں اور کچھ کما لیتا ہوں۔

**فلفل**۔ ہاں ہاں صاحب خدمت سے عظمت (الگ ہو کر) یہ ہیں تو آخر میں کونجنگے۔

**سونٹھ**۔ کہ بکمال کن کہ عزیز ہے جہاں شوی کیا آپ کو ناچنا گانا آتا ہے۔

**فلفل**۔ ہاں کیوں نہیں کچھ تھوڑا بہت کر ہی لیتا ہوں لیجئے سنئے۔

گاما۔ چلو چتا رہی دما چنتا دوشرا منگل نہ سپرا دھنی۔

بادل کی ساڑھی پہنی۔ تاروں کی چولی پہنی۔ منگل نہ سپرا دھنی۔

**سونٹھ**۔ یہ آپ نے درست فرمایا۔ مگر یہ تو کہنے کے لہار کس وقت گایا جاتا ہے۔

**فلفل**۔ موسم برسات میں خصوصاً صحن باغ میں۔

**سونٹھ**۔ کیا غور لیں گانے کے لئے بھی کوئی وقت مقرر ہے۔

**فلفل**۔ اچھا ہاں جیسا کہ تھک کے راتوں کے لئے کوئی وقت میں نہیں ہے دیا

ان کے لئے بھی۔

**سونٹھ**۔ (الگ ہو کر) دود مار رہی گانے کی دو لائیں صحیح یہ تو مجھے خوب معلوم ہو

سونٹھ - چور کے گھر مور۔

فلقل - پیچھوند رنگے چنبیل کا تیل۔

سونٹھ - حال میں کمال وہی میں موسل۔

فلقل - دھوبی کا پھیلا ایک اوہلا ایک میلا۔

سونٹھ - بھڑے کی کمانی مونڈانی میں گنوائی۔

فلقل - ملاکی دور مسہد تک۔

سونٹھ - کرکٹ کی دوڑ بارتک۔

فلقل - پتھیل پر سرسوں جہانی نہیں جاتی۔

سونٹھ - ہزار ہائی ٹیکتا تب سوا لاکھ ٹیککا۔

فلقل - ماتھ پاؤں کی کاہلی منہ میں مچھیں جائیں۔

سونٹھ - بچکے کی ناک کٹی سوا بالشت اور برھی۔

فلقل - وہی نامی خوب کو مونڈ ہے۔

سونٹھ - وہ دن گئے جو خلیل خاں فاخہ اڑاتے تھے۔

فلقل - نئی فقیرن پیڑوں پہ لادنا۔

سونٹھ - نئی جوانی مانجھا ڈھیلا۔

فلقل - منہ لگائی ڈومنی گادے تال بتال۔

سونٹھ - مفت کی شراب قاضی کو بھی ہے حلال۔

فلقل - ساون اندھے کو برابر ہی سمجھتا ہے۔

سونٹھ - ابراہمی مسجد کا امام۔

فلقل - یہاں تو کھڑکوا سیر لگتا ہے۔ اب خاموش ہی رہنا بھلا ہے۔ جتا جالی

فریسیے کہ آپکا کیا نام ہے۔ اب جلنے دیکھئے ناحق منزل کھوئی نہ کیجئے۔

سونٹھ - من بھلانے منڈیا بلائے۔ فریسیے آپ کا کیا نام ہے۔

فلقل - عقل کے ناخن لیجئے۔ میرا نام نامی اسم گرامی مسٹر فلقل ہے۔

سونٹھ - کل کے جوگی ماتھ پر جتا۔ بھی حضرت میرا اسم مبارک سونٹھ ہے آپ اپنے حوال

## باب سہرا

## پروردہ پہلا

## دربار راجہ جانیاز

ا سب درباریوں کا کھڑے دکھائی دینا۔ پری کاشینے میں نکھائی دینا  
 گانا۔ بازی جیتا کھیل یہ کھیل کسب پانڈا انا۔ گلشن میری نقد ہروں کا بھولا بھلا کیا مٹولا  
 صورت ہر لاشائی اس پر تن من میں وارا۔ پایا پیکو کھڑے تھے جو نخت ہو سے بالا  
 میرے بجان میں قربان تھکولایا چالاک سے۔ چیل ہوں تیرا میں یا یہ مجھ سے بیباکی سے  
 سنو جی، نوجی شیخ سے چھٹ جاتی ہیں پر پونکے انسر کی گرم قسم کھاتی ہو  
 گانا کلرخ

مفید کر دیا محکو عبث پر کاشیتے میں۔ بل سے جان بھی لیلے نہ دے ڈار شیشے میں  
 نکالیکا نہ باں سو وصل کا گرام اپنا ظلم۔ سلیمان کی قسم مر جاؤنگی سرار شیشے میں  
 صنم ہے شیشہ دل میں میرا وہیں ہوں تیرے۔ اور دلدار شیشے میں اور غنوار شیشے میں  
 گانا دونوں کا ملکہ

جانیاز۔ جو چاہوں میں کرو تجھے تو میرے بس میں ہے۔  
 کلرخ۔ یہ چھپو ڈے خیال تو بے حیا ہو میں ہے۔  
 جانیاز۔ ممکن نہیں رہائی تیری تو نفس میں ہے۔  
 کلرخ۔ میری رہائی قبضہ فریاد رس میں ہے۔  
 جانیاز۔ جو جس مجھ میں ہے وہ کسی بواہوس میں ہے۔  
 کلرخ۔ کیا حسن پاک آپ کی شکل گس میں ہے۔  
 جانیاز۔ تو وصل کر قبول عبث پیش و پس میں ہے۔  
 کلرخ۔ میں کیا کہوں تو نشہ بھگ و چرس میں ہے۔

جانیاز۔ اے جان من اگر اصل سے مسرور کرو اور حضرت سلیمان کی قسم کھلا کہ پاس نہا  
 متفلور کرو تو کچھ مشکل نہیں رہائی اپنے ماتھے شیشے کا منہ تو ڈاٹا کیا بڑی بات  
 ہے۔ اور جو وصل سے انکار ہے تو خیر تم کو اختیار ہے۔

کہ حضرت کو گانا وانا تو کچھ نہیں آتا صرف زبانی نسخہ خریدتا ہے۔  
فلفل۔ مثل ہے مائے پاؤں ڈھیلے جی مانگتے چھینے۔

پرہ اچھول

باب پہلا

دینا

اور یا میں کشتی کا اظہار ہوتا۔ جس میں ماہ اتفاقاً زیہ کا بیٹھے دکھائی دینا)

گانا

سب کار پار جلد لگا ملاح پار جلد لگا دیکھ کر ان موجوں کو تیار سے پھرا  
سالم ہے کشتی ملاح پار جلد لگا کشتی کو بچا اللہ اس کشتی کو بچا  
چلتی ہے اب اندھی اور موجوں نے گھیرا ڈوبے گی کشتی ملاح پار جلد لگا  
طوفان نے گھیرا دیکھو طوفان نے گھیرا کشتی کہیں بھنور میں جلد نہ چکر  
ڈوٹے گی کشتی ملاح پار جلد لگا پار جلد لگا ملاح پار جلد لگا  
اباوشاہ جان عالم کا کشتی میں سوار ہو کر دریائے سیر کرتے ہوئے داخل  
ہونا۔ کشتی کو ڈوبنا دیکھ کر حیران ہونا)

جہاں عالم۔ اے ناخدا با خدا سطح آب پر کوئی عورت نہ تھی پر ہی آ رہی ہے شاید کوئی  
جہاز ڈوبا ہے۔ اور اس غریق آفت سے ہرابیوں کا ساتھ چھوٹا ہے رجاؤ  
جاؤ جلد نکال لاؤ اگر اس کو زندہ نکال لاؤ گے تو تم کو نہال کر دوں گا۔ نہ دوجا  
سے دام نہ مراد بھر دوں گا۔ جاؤ جاؤ اب دیر نہ لگاؤ۔

ملاح۔ حضور ابھی جاتے ہیں اور اُسے مامقوں نے تھک نکال لاتے ہیں۔

ڈراپ سین



فلفل - خیر میرے خداوند کو سلامت - کچھ بہت دوسے راجہ کا نام سن کر آئی اگر اجازت پاؤں تو گاؤں کچھ کمال دکھاؤں۔

سونٹھ - دانا دے مجھڑاری کا پیت دیکھے - اللہ سرکار کی عذر از کرے ایک کوکتیں ہوں اور بانج کے کپیس ہوں - ذرا دل لگا کر اس لکائی کا گانا سنئے مورناج دیکھئے مثل ہے - اندھے گے آگے رستے اور اپنے دیرے کھوئے۔

راجہ - میں ماں مناسب ہے ناچو اور گاؤ اگر عمدہ پر دل بہلاؤ گے تو خاطر خواہ انعام پاؤ گے - ناچو۔

### گانا فلفل و سونٹھ

ناچت فلفل باجت گنگرو - جھم جھٹانا نانا رے نارس۔

مسٹر سونٹھ اب مردنگ بابے مجیرے کس لکھے رے نانا ستاتم ترنا دیم

تو تم تو تم تانا د نارس - ناچت فلفل۔

فلفل - چھوٹا منہ بڑی بات - حضور اگر محفل میں شراب کا دور بھی چلے تو مناسب بات ہو تو بھی محفل کا رنگ بدل جائے۔

راجہ - میں ماں لاؤ شراب لاؤ پیالہ پیالہ ایک دور کیا بلکہ پے در پے دس دس دور بھر دو - محفل کو مست کرو۔

فلفل - مرہ کار اگر ساقی گرمی کا حکم بندی کو ہوتا بھی سب کو مست کر دو اگر الگ ہو کر

کنا دوا کی بیوشا اور دھتورے کے بیج شراب ملانا ہوں اور سب کو پلا ہوں

بال و اسباب روڑا ہوں - اور پر ہی کو چھوڑا ہوں - اور شراب میں بیوشی ملا

گاما - پیو پیو جی راجہ شمشین رم شمشین رم بیو رنگین رم۔

تو یا بھی ہے اور دسکی واو لہ نام براہی میں سوڈا بھی ڈالا ہو کم

ڈالا پودینہ شمشین کے کب میں کونلے کے چھلکے ملائے نہ رم

بیوڑا پیو اور خینی و راسی کافی کفی پیو میس دی قسم

معتوڑا ہی دی دیر میں فلفل بہادر راجہ کو بھیجیں گے سوئے عدم

فلفل - شراب پیئے کا ملاحظہ فرما چکے - ان لوگوں کی حالت ہے - اب دیکھنا چاہئے۔

سردقہ سینکڑوں میں غنچہ دہن لاکھوں ہیں گلشن دہرین طبل کو چین لاکھوں ہیں۔  
میں تیرا عاشق زار ہوں اور وصل کے لئے بقیار ہوں۔

گلست سے کیسے عاشق بنے ہو کیسی چاہ تم کہاں میں کہاں معاذ اللہ

دل میں تو ہیں بڑے بڑے ارماں تو مرد ہم پر یہ خدا کی شان

تغز ہے تیری شکل پر ہر شام دیکھا لا حول ولاۃ الا باللہ

وصل کا نام منہ سے لوگے اگر دیکھ دجاؤنگی میں بھوڑے سر

ایک جھڑاٹ کے پیچھو منہ بنواؤ کہے چونی بھی گھر شکر سے کھاؤ

جاننا زہناں صاحب ابھی آپکا غصہ اُترا نہیں آپ کی تغزیم کے لئے محفل عیش و عشرت

ترتیب دیجاتی ہے۔ ہر طرح سے آپ کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ کوئی حاضر ہے (نوکر

کا داخل ہونا) ہماری خاص گانے والیوں کو بلاؤ اور تانکید کرو کہ اچھی طرح

سے ناچو اور گاؤ علاوہ اس کے جلد شراب حاضر کرو اور جام پر جام دہرو

(آنا سیلیوں کا گاتے ہوئے اندہ سے)

### گانا سیلیاں

باد بہاری سکھی رنگ کرے رنگ ہے اوٹنگ ہو کے دنگ۔ باد بہاری

چھوم چھوم گھنگر دابا جے سکھیاں انا ناٹھیا۔ چلو ساری سکھی کل سنگ

ناچیں ناچیں سمی ناچیں کریں رنگ مل رنگ چھٹانا ناچھوم۔

چھٹانا ناچھوم چھوم چھوم چھلے ڈال۔ چھٹانا گھنگر دابا جے چھوم۔

ناچیں سب گھوم۔ سیلیاں گاویں آج تا نومندار سے دیم۔

دیکھینگے۔ راجہ یہ ناچ نا دہن دھنا دیم دیم تک تڑکٹ دیا۔

اب ناچ سے لپکے گمراہ پیاری پیاری سکھی۔

(فلفل کا باہر سے آواز دینا)

فلفل۔ اندر بیگڑی چوٹ راجہ مکھے سیر بھاجی ملکھے سیر کھا جاو چو بدار کا داخل ہونا۔

چو بدار۔ حضور کی کائن در دولت پہ ہے اور آنے کے لئے اجازت کی خواہش ہے

راجہ ساچھا جاؤ بلا لاؤ (چو بدار کا جانا) داخل ہونا فلفل کا ڈانٹنے لباس میں ہونٹھ کا طبل بجانا

ہو جی کو گانا کر لھنا کہ رچو راد رک نہ تم کا۔

اورک - میرا جی بندگی۔

فلفل - میری جانب سے سہ پار بن لی کہ جی خالہ۔ نخل میں نچل آؤ آپ کہاں سے نکلے  
وہاں تشریف لائیں ہیں۔

اورک - کیا آپ مجھ کو نہیں جانتے ہو۔ میں وہی ہوں وہی۔

فلفل - رہنا ہے پرانے کے سنے اندر ہمارا شہید آپ کی ا میری ملاقات رات کے  
دو گھنٹہ دور ہو کر کی۔ سوچا ہر معمولات نہ پائی نہیں جاتی۔

اورک - جی ہاں۔ انہی ایسے تیرے گروں کو گئے ہر پیت کی ہی ریت ہے۔

فلفل - دور ہی سے بات کیجئے مجھ کو دام بلا میں پچھلے کے لئے یہ بلا نہیں لیجئے۔

اورک - میں تو تم پر مرقی ہوں اور تم پرے بٹے جاتے ہو۔

فلفل - مثل ہے وصل سے فراق میں زیادہ سزا ہوتا ہے۔

اورک - تم ہزار ہا پلو بھی کرو۔ میں کبھی ٹھوڑی ہوں۔

فلفل - جواب جا بلاں باشندی موشی۔ آخر زما میں ارادہ ہے۔ خود باری کرتی  
ہے۔ یاد دلانی کا ارادہ ہے۔

گانا اورک کا نام و فلفل کا

اورک - سن تو اسے پیارے دایر۔ فلفل - نال ہی ہوا۔

" میرے چچا شہر۔ " واہ جی۔

" چلے جلدی میرے گھر۔ " نال ہی ہوا۔

" تو ہے شوہر میرا۔ " کون ہے شوہر تیرا۔

" کیوں ہوا بجان دلیر۔ " مانجی ہوا۔

" خیر اگر آپ کو ملے یا ملے سے ادا ہے۔ تو وصل ظاہری کیجئے۔

فلفل - یہ آپ نے فرمایا تھا۔

اورک - لے میرے ہونے والے ساجن۔ میری آنکھوں کے انجن تھے دیکھا کرتے

دل کی کلی کھل۔ ہی ہے دل باغ باغ ہے اسطر دماغ ہے۔



اد رک - بیت خوب ایسا ہوگا - چٹے چٹے دیہ ہوتی ہے۔  
 قلقل - ماں چلو چلو تم آگے اور میں منتارے پیچھے - جانا دونوں کا

## باب سہرا پر دہ تیرا

### اجلاس

(سپاہیوں و حاکم کا بیٹھے دکھائی دینا)

گانا - حاکم حاکم تو اعلیٰ تیرا دریاں ہے بالا - تو ہے - تو ہے صاحب متوالا -  
 سب پر ہے اسان تیرا تیرا فرمان ہے جاری - دینا تالیج ہے ساری  
 تیری باتیں ہیں پیاری زار فرمان تیرا - چور اور ساہو - تو جلتے ہر ایک  
 تو بچانے نہ بچا جھوٹا بیشک تو جلتے - بھگو ہم سب ہیں مائے - فیصل لکھ  
 تو جس کا اچھا سفر ہوتا ہے اوس کا - کب ہو خالی وہ کسی کا ایسا فرمان  
 نیرا - عادل ہے تو تو بیشک تیرا دصف ہے - ہر ایک دینا قائم ہے -  
 جلتک - تو بھی قائم ہو تب تک - در پر تیرے جو آیا اپنا مقصد بھر پالا  
 سب پر تیرے سایا - ایسا دامن تیرا -

(سپاہیوں کا جانا قلقل کا داخل ہونا)

قلقل - بر آوردن کار امیدوار - ہر از قید بندہ شکستن ہزار  
 حاکم - کیا کیا -

قلقل - حضور یہ میری بی بی ہے -

حاکم - اچھا پھر آگے -

قلقل - یہی گناہ میں نے اس کو طلاق دیا یعنی کہ عاق کیا -

حاکم - کس نے تالاک دیا -

قلقل - رموز ملک خویش خسرواں دانند -

حاکم - لے نیک نجات بی بی کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرا خاوند بھگوان لاک

وے اگر تو ناراض ہے تو تین امر کا بند و بست کیا جاتا ہے - نان و نفقہ -

فلفل۔ مثل ہے کیا وقت پھر مٹا آتا نہیں رہم تو وصل کے لئے تیار رہیں۔ مگر تمہاری  
 صورت دیکھ کر میری جھانکی دھڑکتی ہے۔ اور سہیل پھرتی ہے  
 گانا دونوں کا

فلفل۔ دیوانہ ہوا میں دیوانہ۔

اور ک خانم۔ اوئی۔ اوئی۔

فلفل۔ تم پر اسے۔ دل سے فدا ہوں بانگی ادا پر۔ اللہ سے جو بن کا ٹھاطہ۔  
 اور ک خانم۔ کیا سچ ہے۔ الفت تمہاری بھو تو تکی کیونکہ لگی ہے ہوسوں کی چٹ  
 فلفل۔ جی ہاں ہاں۔

اور ک۔ اس میں شک نہیں کہ آپ میرے ہو اور میں آپکی ہوں مگر ایک کام کہجئے  
 کہ جس میں آپ کا فائدہ ہو اور مجھے بلا سے نجات ملے۔

فلفل۔ فرمائیے وہ کیا کام ہے۔

اور ک۔ آپ حاکم سے چلکر اتنا کہہ دیجئے کہ یہ میری عورت ہے راہریں نہاسک  
 طلاق دیا۔ اتنی تکلیف فرمنے کے عوض میں میں آپ کو یہ تیس روپے کا نو  
 دیتی ہوں قبول فرمائیے۔ دیکھنا دو ٹکڑے ہیں۔

فلفل۔ (انگ ہوک) چنیے کہ بے سوال رسد داد خداست (اور ک خانم سے)  
 پہلے نوٹ تو دید دیجئے اور یہ فرمائیے کہ اس میں کوئی دھوکا دہی اور مصلحت  
 تو نہیں ہے۔

اور ک۔ نوٹ دینا ایسا لیجئے۔ دھوکہ دہی اور مصلحت تو کچھ بھی نہیں ہے ایک  
 شخص اجنبی مجھ کو اپنی بی بی قرار دیتا ہے جس سے کہ میں سخت ناراض ہوں  
 جب میں تمہاری بی بی قرار پا جاؤں اور طلاق نامہ حاصل ہو جائے۔ تو مجھ کو حاکم  
 طو سے آزادی حاصل ہو جائے گی تو پھر میں آپ کی خدمت اچھی طرح  
 سے کر سکتی ہوں۔

فلفل۔ چونک چونک کے قدم رکھتے گا زمانہ ہے۔ خیر چلے میں حاکم کے سامنے  
 پکار پکار کر لٹکار لٹکار کر کہہ دوں گا۔ مثل ہے۔ غریب کام نکالنا تو اب ہے

حاکم - مطلق کیا۔

فلفل - دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔

حاکم - زوجہ ثانی مسلمان عورت کا نام کیسا رکھا گیا۔ البتہ نکاح بانی - جید بانی دلجو کا بانی - پایا بانی - پارسیوں کا نام ہوتا ہے۔

فلفل - بچوں کے نام سے باپ کی یقوت ظاہر ہوتی ہے۔

حاکم - کیوں رکھا ہے۔

فلفل - سینگ کٹا کے پھڑو میں ملے۔

حاکم - بس چپ رہو معلوم ہو چکا۔ اسے عورت تیرا کیا نام ہے۔

ادرج خانم - حضور میل نام ادرج خانم ہے۔

حاکم - طلاق کا سبب ہے۔

ادرج - حضور خاوند کی مرضی۔

حاکم - (وکیل سے) آپ کچھ کسنا چاہتے ہیں

بیرسٹر - اس مقدمہ میں دو امر قابل غور ہیں۔ جس پر میں عدالت کو توجہ دلاتا ہوں اول یہ کہ سماعت ادرج خانم کو مسٹر فلفل نے رضا بغث طلاق دیا۔ اور عدالت

کے روبرو طلاق دینے کا اقرار ہوا۔ پس یہ امر محض سماعت ادرج خانم کے

خاوند مسٹر فلفل کی رضامندی پر موقوف تھا۔ کیونکہ بموجب قانون عدالت طلاق

امر پر ضرور ہے رواج ہر ایک اہل اسلام محض اپنی خواہش اور

رضامندی سے اپنی شکوہ عورت کو طلاق دیکتا ہے۔ خواہ وہ بد اخلاق ہو یا

با اخلاق ہو۔ جو اس کے ذمہ عائد ہو گلاس بارے میں چند نظریں عدالت کے پیش

پیش کرتا ہوں انڈین لاریر پورٹ مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۸۷۷ء صفحہ ۲۹ سطر ۱۰ فیصل

عدالت مائیکورٹ مالک مغربی و شمالی باجلاس مسٹر جسٹس فائز مسٹر جسٹس

پائیز بمقدمہ سماعت شاب بیگم و جلد باز خان۔ دوسری نظیر انڈین لاریر پورٹ

مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۷۷ء صفحہ ۲۹ سطر ۲۴ عدالت مائیکورٹ مالک کانتہ پورٹ

مسٹر جسٹس پورٹ مسٹر جسٹس گھوس۔ دوسرا امر یہ ہے کہ جس مسٹر فلفل اپنی شکوہ

مکان علیحدہ ضمانت معتبر  
 اور کھانم۔ ماں حضور رضی خداوند۔  
 حاکم۔ دل تمہارا کیا نام ہے۔  
 فلفل۔ شک آنت کہ خود ہو نہ کہ عطار بگوئے۔ کیا جناب آپ میرے نام نامی ام  
 گرا می سے واقف نہیں ہیں افسوس۔  
 حاکم۔ افسوس کا کیا موقع ہے۔ بھلا میں تجھے کیا جانوں کہ تو کس کھیت کی مولیٰ ہے۔  
 فلفل۔ حضور پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔  
 حاکم۔ اس کا کیا سبب ہے۔  
 فلفل۔ مثل ہے کہ اند کا بیٹا ساڑھ آپ نے سن لیا ہوگا۔  
 حاکم۔ کیا سن لیا ہوگا۔  
 فلفل۔ آپ نے سنا نہیں جس کو جیادوس کو ایمان آپ سعدی علیہ الرحمان کو جانتے ہیں  
 حاکم۔ ہوداں ساڈی ترجمہ سعدی کون تھا۔  
 سررشتہ وار۔ ہی داز پوٹ آف شیراز۔ شیرازی شاعر تھا۔  
 حاکم۔ اولیس آئی ٹوٹ ساڈی آف شیراز۔  
 کیوں نہیں ہم اس کو جانتا ہے۔ اور مانتا ہے۔  
 فلفل۔ تم جانتا ہے اور مانتا ہے تو ہم بولتا ہے۔  
 نظر کن چوں سعدی سو بحر لوشاں رواز شد فلفل بہند وستان  
 حاکم۔ اس موقع پر اس شعر کا کیا مطلب ہے۔  
 فلفل۔ سرکار شک کی دو القان کے پاس بھی نہیں ہے۔  
 حاکم۔ او بیوقوف تم فضول بک بک مدت کرو۔  
 فلفل۔ حضور یہ آپ نے کیا کہا میں بڑا مسر اور لائق آدمی ہوں۔  
 حاکم۔ ہمیں ایسی فضول گفتگو سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ بیان کرو۔ کہ  
 ندرت کا کیا نام ہے۔  
 فلفل۔ غریب کی چور و عمرہ خانم نام ہے۔



**فلفل**۔ لونگا کے شہید وہیں داخل ہوئے۔ حضور نکاح ہی کب ہوا تھا۔ جب نکاح نہیں ہوا تو مہر کیا میرے اللہ۔

**حاکم**۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تھا۔ تو تو نے طلاق کیونکر دیا۔ مجددار دل مجھار۔ اس کا تمام سامان اور لباس اوتار لوہ اور سنکجنت بی بی کے سپرد کر دو جب تک یہ پانچ سو روپیہ مہر کے ادا نہ کرے زیر حراست رکھو یا بربخیر کر دو میرا وہ انصاف ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔

**فلفل**۔ دہو بی سے بس نہ چلا تو گدہ ہے کے کان اپنے۔

**حاکم**۔ پھر زبان درازی شروع کی۔

**فلفل**۔ بقول شخصہ کم زور مار کھانے کی نشانی ہے۔

**حاکم**۔ اس زبان دراز کو جلد لجا کر قید کر دو۔ اور اس نیک بخت عصمت دار بی کو ہمارے بنگلہ پر پہنچا دو۔

(جانا رب کا فلفل کو سپاہیوں کا گرفتار کر کے لیانا)

## باب دوسرا پر رہ چوتھا

راستہ

(وزیر کا داخل ہونا)

وزیر۔ قسمت کی برکتی سے کشتی دریا میں ڈوب گئی میرے خداوند نعمت کی بی بی شہزادی ماہ نقا مجھ سے چھوٹ گئی۔ یہ عصائے سامری کچھ تو میرے کام آیا اور یا کی بلاؤں سے بچا کر کنارہ پر پہنچایا اب رات دن صبر افزہ دیکھنا بادیہ گردی چھ گم گشتگوں کی تلاش میں اوقات بسر کرتی ہے۔ کسی کا پتہ نہیں ملتا۔ کیا کروں مجبور ہوں۔ میرا بس نہیں چلتا۔ کاش شہزادی ماہ نقا کی بلا میرے سر پہ آئی ہوتی۔ قفس تن سے علی شرمجہ پر دان کر جانا۔

مسدس

بخت خیف نے یہاں تک ہمیں آزار دیا کوئی نخواستہ اپنا نہ تو مونس اپنا

عورت اورک خانم یہ صحت نفس و ساتھ عقل و رو برو عدالت کے طلاق و بچکا۔ تو  
آئندہ مسماں اورک خانم کی آزادی میں وہ کس طرح سے غل جھونے کا  
مجاز نہیں ہے۔ اس واسطے یہ ضرور ہے کہ عدالت بوجیب رسم و رواج قانون  
مسماں مذکور سند طلاق عطا کر دینا۔

حاکم۔ طلاق ہو چکا ہاؤ۔

فلفل۔ چلو آؤ بی بی مطر تہ مکان کو چلیں۔

حاکم۔ اے بخت کیا تو لڑکری کر گئی۔

فلفل۔ لیجئے۔ حاکم صاحب کی لت بدلی۔ لٹوٹے کی طرح آنکھ پھیری۔

حاکم۔ چل تجھ سے کون پوچھتا ہے۔ تو کیوں بکے جاتا ہے۔

اورک خانم۔ جی ہاں کروں گی۔

فلفل۔ دن یا رات کی۔

حاکم۔ تم کو دوٹی پکانی آتی ہے۔

فلفل۔ رنائی کے بال اور کھائی کے گال نہیں چھپے رہتے۔

حاکم۔ پھر باتوں میں مداخلت شروع کی۔

فلفل۔ مداخلت کر سیکھا تو آپکا ارادہ پایا جاتا ہے۔ مثل ہے دریا میں ہنا اور مگر سے سیر۔

اورک خانم۔ جی ہاں مجھے روٹی و سالن پکانا سب کچھ آتا ہے۔

حاکم۔ کیا تنخواہ لوگی۔

فلفل۔ روزانہ مانا۔

حاکم۔ او پاچی تو نہیں مانتا بس چکارو۔ ورنہ منرا یا ٹیکا۔

اورک خانم۔ خداوند تنخواہ کی کیا ضرورت ہے۔ بندی نا چیز آپ کی کنیز ہے مقرر۔

پرور آپ نے میرے شوہر کی رضامندی پر مجھے طلاق دلوا دیا اب  
میرے ہی و معمول کر اکر دلوا دیجئے۔

حاکم۔ ہاں ضرور ضرور بیان کرو کیا مقرر کیا گیا تھا۔

اورک۔ پانسو روپے سکہ رائج الوقت۔

**قلقل**۔ بہتا رہا باپ قیدی میں نے کچھ چوری ہوئی ہوئی کی تھی۔ جو چور نہ جانتا ہو کہ  
 صاحب لٹا آپ بھی بڑے بیوقوف ہو۔ بھلا انگوٹھی دینے کی کیا ضرورت  
 تھی۔ میں چند روز قید خانہ میں رہا، مفت کا بھاپکا یا کھانا ملتا تھا۔ مثل  
 ہے۔ ہیٹ پر سے جان قربان۔

وزیر۔ واقعی مجھ سے بڑی بیوقوفی ہوئی۔ جو تجھ کو چھوڑا اگر بیوقوف کہلایا  
**قلقل**۔ درین چہ شک۔

وزیر۔ خیر اب نصیحت چھوڑ دے۔ رشتہ زادے کی تلاش کے لئے ساتھ  
**قلقل**۔ چلے۔ چلے مجھے کیا عذر ہے۔ مثل ہے صبح کا بھولا شام کو گھرا جاو  
 تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ چلے جناب (جانا درست تھا)

## باب سہرا پر دمہ پانچواں

محل جان عالم

(رشتہ زادی ماہ لقا کا آہ و زاری کرتے (محل ہوا)

گانا ماہ لقا

ایری ایری میاں سے ملاؤری، منوا کو واہن چین نہ اوسے۔  
 پچھتا نا غم کھانا گھیرا نا کساں جانہ ایری سدر صورت والی موٹھے کھلاؤ  
 با لم سا جن کو لے آؤ۔ ایری۔

جان کے کارن گلےں ٹھکت پھان پھری ہوا  
 دیکھ سمن۔ آئی پھر کر ملاؤ واکا ست  
 کشی ٹوٹی دوب مری پہ جان نہ جانے پاسے  
 ظالم یہ جو نکال لایا مو پہ نظر بد لائے۔ ایری  
 گانا جان عالم

پیاری ہوئے۔ ساجن سے مت خرابا جان ہیں آنکھیں تو رسی تو توری  
 زلفیں کالی ناگن جیسی پالی۔ رنج سے رشک چین لب محل میں نف

دور گردوں نے زمانے میں دکھایا کیا ایک دم بھر کہیں آرام نہ بھولے سہلا  
یوں گرفتاریاں رہے ہیں ہم تو رات دن مود آفات رہے ہیں ہم تو  
فلفل - (آناشو کرتے پانچو لاں) ٹے ٹے ٹے رے ٹے - حیا کہاں ہے ہیا  
وزیر - (بچا نکر) آنا یہ تو فلفل ہے - ہیں ہیں جھوٹ و جھوٹو (سپاہیوں سے) سب  
ملکر اس بچارے پر کیوں ٹھٹھرتے ہو۔

جمعہ دار - اس قیدی کو بعض پانچ سودینار مہر کے قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس کو  
حراست میں لئے جاتے ہیں۔ حاکم حکم بجالاتے ہیں۔ جب تک پانچ سو روپے  
کی ادائی نہ ہوگی۔ اس کی رہائی نہ ہوگی۔  
وزیر - مہر کا ہے۔

فلفل - اجی میں نے ایک عورت کو طلاق دیا تھا۔  
وزیر - کیا تو نے اپنی کالی بیگم تو نہیں دیا۔

فلفل - خدا کرے تم اپنی بی بی جان جہاں کو طلاق دو۔ میں کیوں اپنی کالی بیگم کو طلاق  
دوں۔ واہ جناب واہ۔

وزیر - آخر پھر کس کو طلاق دیا۔

فلفل - اجی دوسروں کی عورت کو طلاق دیا ہے مثل ہے غیر کے مال پر دیدہ  
وزیر - کیا کسی عورت کو نکاح میں لایا تھا۔

فلفل - اجی نہیں جناب نکاح کلہے کا قبل از نکاح کے یہ کچھ اور ہی معاملہ ہوگی  
ہے۔ آپ نہیں جانتے۔

وزیر - غیر کی عورت کو تو طلاق دینے والا کون تھا۔

فلفل - سچ بتاؤں۔

وزیر - اچھا معلوم ہوا اے سپاہیوں یہ میری مہر کے کی انگوٹھی ایک ہزار روپے  
قیمت کی ہے۔ اور اس قیدی کو روٹا کر دو۔ پانچ سو روپے مہر سرکار میں داخل  
کرا۔ اور پانچ سو روپے ہم کو بطریق انعام دیا جائے۔ اس کو رشوت نہ سمجھو۔  
جمعہ دار - آداب عرض ہے۔ جاؤں میاں قیدی صاحب تم کو آزادی۔

## گانا ماہ لقا

کاہے رے کاہے موہے کو تو چمکا دے رے۔ میں تو ہوں اپنے شمس کی  
 سوہن۔ کاہے رے موہے کو۔ ناہیں تو سنک جھل بل کر۔ لو۔ سنو مور اچھا وارو  
 کے ماں لے ظالم تو چھانڈ دے مو کو رکھو تو راموہے کو نہ بھا دے بے ہمتی ہوں  
 جان ظالم۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ کو میرے وصل سے انکار ہے حالانکہ  
 میں ملک ہند کا شہر بارہوں۔ جان ظالم میرا نام ہے۔ میری کوئی اولاد نہیں مر  
 ایک لڑکی جان جہاں جس پر تھکوں جادوگر عاشق ہوا تھا۔ اور اس نے مجھے  
 اور کل باشتگان شہر کو پیچھا بنا دیا وزیر زادہ جان نثار کا آنا ہوا۔ اس کی بدولت  
 رہائی کا بہانہ ہوا۔ جان جہاں اس وزیر زادہ سے منسوب ہوئی۔ جان نثار  
 اپنے شہزادے کی تلاش میں چلا گیا۔ میری نذر نظر جان جہاں اپنے شوہر کے  
 فراق میں چل نکلی۔ اب تک اس کا پتہ نہیں اب میری سلطنت اور دولت کی تم قمار  
 ہوتا بھڑا ہوں۔

ماہ لقا۔ کیا آپ جان جہاں کے باپ ہیں۔  
 جان ظالم۔ کیا آپ جان جہاں کو جانتی ہیں۔  
 ماہ لقا۔ کیوں نہیں۔ وہ تو میری جان نثار سیلی ہے۔  
 جان ظالم۔ یہ کیا کہا۔ اس محلے کی تشریح کیجئے۔  
 ماہ لقا۔ میں شہزادہ شمس کی بی بی ہوں۔ جان نثار جس کا وزیر اعظم ہے۔ اور جان جہاں  
 جان نثار کی زوجہ محترمہ ہے۔

جان ظالم۔ (اگ ہو کر) مجھ سے اعلیٰ درجہ کی بیوقوفی ہوئی (ماہ لقا سے) آپ میرے  
 محسن و معتمد ہیں۔ میں اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اور وہ الفاظ جو میں نے  
 آپ کی جانب میں بے آدابانہ کہے تھے سب واپس لیتا ہوں۔ میں امید کرتا  
 ہوں کہ آپ اس سے درگزر کریں گی۔ اور مجھے معاف کر دیں گی۔

چو بدار۔ خداوند شہزاد سی جان جہاں جو میرے لشکر و فوج تشریف لائی ہیں۔  
 جان ظالم۔ الحمد للہ بہت جلد بلاؤ۔ (چو بدار کا جانا) شہزاد سی صاحبہ خدا کے واسطے

مشک خلق میں پیار سے پیاری اپنے پیار سے سے مت گھر جان  
 ذل و جان تن من تو پر وار پڑا ہوا رانسن پچھن ہر دم تو پیاری  
 بنی میں بنا۔ مومے جانا۔ الگن لگانا۔ تو تو ہے موری جان۔

### گانا ماہ لقا

دور و مہرن لاگ کا برگردا ہے۔ توری پیاں میں لاگوں سنتی کرے چھا  
 کلبے موبے لپٹے ارے بے پیر سیکھ سمجھ۔ دور و ہرن کلبے کرں کوئی  
 نائیں دست ہے کو کوشاؤں میں سنیلاں رے سنوار سوار ہتر تھرو چھ  
 ڈٹے موراب ڈرت جیادمان لے۔ عرض عرض۔ دور ہرن۔

### گانا جالغالم و ماہ لقا

جالغالم۔ میں تو تو را سخن ہوں۔

ماہ لقا۔ ہمارے دیو لے۔ شہزادہ شمس کی میں تو موہن ہوں۔

جالغالم۔ نکالا تم کو دریا سے میرا احسان تم مانو کہ جان من مجھ سے سو جان  
 اپنا دست جانو حسین و خوبصورت بادشاہوں ہند کا میں بھی خدا  
 کے فضل سے ہوں آپ سے بھی خوب و مانو گل کی طرح سے شکل ہے  
 میری دیکھو غنچہ دہن ہوں۔ میں تو تو را سخن ہوں۔

ماہ لقا۔ جاے دیوانے سے

میر جس میں ہی بہتر تھا کہ دریا میں جاتی۔ مگر تجھ بدکار کے بچہ میں ہرگز نہ آتی  
 خزان یا سبے پنج و الم جو اس پر پڑو۔ گلے کا یا تو ہوتا ہو جان میری ہو گھرتی  
 اپنے شمس کی تو میں موہن ہوں۔

جالغالم۔ میں تو تو را سخن ہوں۔

گا۔ مان لے ری موری پیاری سجا بات (دو لڑکی کا سوال و جواب)

ماہ لقا۔ چھانڈ دے رے مومے مورانا تھ۔ ارے رے رے کلائی لچکائی

جاے رے ڈٹے ڈٹے ارے رے رے۔

من ہے مار جیت گرجا۔ جھانڈا ہے۔

(سب کا ملکہ خدا شکر یہ ادا کرنا)

گانا۔ شکر اللہ کا سب مل سائیں۔ اس کی توصیف۔ سب کو سائیں کیونکر نہ  
سر کو ہم جھکائیں آئی آئی اسے بہن پانچوں سے ملے ہیں جان و تن بھلا  
عیش کا چین۔

ماہ نقار۔ تم آئیں کہ ہر ہے جان جہاں۔

جانچہاں۔ یاں کہ ہیں شاہ میرے ابا جان۔

سب۔ کیونکر نہ سر کو جھکائیں آئی۔

گلرخ۔ میں لگانوں گلے آؤ۔ اپنی ملت مصیبت سناؤ۔ فلفل کی سپیاں  
تم بھی آؤ۔

جانچہاں۔ سنئے سنئے اے پر سی۔ چھک تم سے میں جلی۔ سیدھی ہی اُن سے آملی

ماہ نقار۔ مجھ کو امید کب متی یہاں۔ تم کو یادوں کی۔ اے جاں جہاں۔

کیونکر نہ سر کو ہم جھکائیں۔ آئی آئی اے بہن۔

گلرخ۔ ہے مصیبت بہت کچھ اٹھائی۔ عید بیٹھے میں رہ کے آئی فلفل نے آکر  
کہا بھلائی۔

کالی سلیم۔ کہئے کہئے میری جان۔ فلفل میاں ہی ہیں کہاں اون کے لئے ہم نہیں۔  
گو رہی سلیم۔ نیم جان۔

گلرخ۔ فکر فلفل کی مت کر یو۔ اب ملاؤ لگا۔ جلدی خدا۔

سب۔ کیونکر نہ ہم سر کو جھکائیں۔ آئی آئی اب بہن۔

ماہ نقار۔ شتی دریا میں ٹوٹی متی ملے اس کے ابا نے مجھ کو بچائے سو وزیر زادے  
کو تو ہرگز نہ پائے۔

جانچہاں۔ جابیں جا ہیں اب کہ ہر مو ہے۔ ڈوب کر کیونکر نہ روؤں پہیٹ مر

گلرخ۔ میری ہمشیر کہنے کوں وہ ملا لگا خان جان۔ کیونکر نہ سر کو جھکائیں۔

دُر آپ سین

لڑکے کی رو برو میرا عیب چھپا بیٹے اور میں نے جو آپ کے ساتھ حماقت کا  
برتاؤ کیا۔ کسی پر افشاء نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ساطر العیوب اور غفار الذنوب ہے  
آپ کو اُسی کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ (داخل ہونا جہاں جہاں کا)  
جہاں جہاں۔ ابا جان قدمبوسی عرض کرتی ہوں۔

جاننا عالم۔ جیو جیو بیٹی عمر دراز باد۔ تمہارے شوہر کہاں ہیں اور یہ دونوں عورتیں کہاں  
سمراہ کون ہیں۔

جاننا جہاں۔ شہزادہ شمس گم ہو گئے۔ ماون کی تلاش میں میرے شوہر گئے ہیں اور  
یہ دونوں عورتیں نافل کی بیبیاں ہیں۔

جاننا عالم۔ کیا ان کو پہچانتی ہو۔

جاننا جہاں۔ امانہ تو شہزادی ماہ تھا میں میرے شوہر جس شہر یار کے مذہب میں یہ

اپنی بی بی ماہ منیر ہیں۔ شہزادی صاحبہ بندگی عرض کرتی ہوں آپ کہہ۔

ماہ پتھا۔ قسمت کی گردش یہاں کھینچ لائی۔ کشتی دریا میں ٹوٹ گئی۔ رب چھوٹ گئے

موٹ کی گردش میں پھرتی ہوں مگر وہ بھی نہیں آتی۔

جاننا عالم۔ میں نے اس گھر نایاب کو دریا سے لکا لایا ہے۔ اور حسن و عظم کی طرح دکھا

ہے۔ اب تم اور یہ مل رہی ہیں دریا کو جاتا ہوں۔

ماہ پتھا۔ کیا کہیں ذرا قیام میں دل سہیقا رہے۔ سینہ دکھا رہے۔ جینا وبال ہے۔

بڑا حال ہے۔

گانا۔ گودہ بد تھا مگر یار ہمارا اسی تھا ساتھ اس کا میں ہر طور گوارا ہی تھا

اب تصور میں بھی آتی نہیں صحت و نظر زینت کا اپنے فقط اتنا سہارا ہی تھا

کوئے قاتل کی زمین پر ہی نہیں ہر موقوف یہ فلک بھی تو وعدہ مانے ہمارا ہی تھا

دفعۃً آگے کیا جو رخاں نے پامال کہ ششما بھی بلبل نے سنا ہمارا ہی تھا

(داخل ہونا گلزار پر لپکا)

گانا۔ سنو سکھیاں میں سادھی خدائی میں سینا کوٹھوڑا پھری۔ سنو سکھیاں

دلیں۔ بس جہاں پھری میں شہزادی کو تو نہ پالا سکھی۔ سنو سکھیاں۔



عہدہ سلطان لیکر وہاں سے چلے گئے۔ مجھے کچھ بھی نہ دیا کسی نے سچ کہا ہے کہ بار و برہس بعد گھوڑے کے دن بھی پھرتے ہیں۔ تو بے بہت مناسب کیا جو او سے دھوکا دیا۔ مکمل صورت بجائی ہو۔ جب تو ٹھیک در نہ بہت غلط وزیر۔ اٹھا یہ تو کچھ پیٹہ کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (سونٹھ سے) میاں وہ کونسی پری تھی جس کو فلفل نے قید سے رہائی دی۔

**فلفل**۔ (الگ ہو کر) لاقول ولا قوۃ دشمن کہاں نبل میں۔ وزیر۔ (فلفل سے) تو اتنے عرصہ تک ہمراہ رہا مگر یہ حال کبھی نہ کیا۔ **فلفل**۔ مثل ہے انگلی پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑتا ہے۔ وزیر۔ مجھے علم غیب نہ تھا۔ کہ کیفیت دریافت کرتا۔

**فلفل**۔ بقول شخص کم گفتن کم خور دن عادت دانشمندان است۔ سونٹھ۔ ناں صاحب فرما جائے مجھ کو کچھ یاد ہے۔ میں بھی بلا مبالغہ بیان کر دوں گا۔ **فلفل**۔ اپنی دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔

وزیر۔ تفصیل کی کیا ضرورت ہے۔ مولیٰ کلامی کی تیری ہمیشہ عادت ہے ذرا جلدی بیان کر کر گلے پر ہی نے کیونکر رہائی پائی۔

**فلفل**۔ ناں ہاں بہت ہی مختصر عرض کرتا ہوں گلاب چنبیلی۔ موتیا۔ موسری لبنہ اکل سرین وغیرہ وغیرہ۔

وزیر۔ میں نے پھولوں کی تفصیل نہیں پوچھی ہے۔ گلے پر ہی کی رہائی کی کیفیت پوچھ رہا ہوں۔

سونٹھ۔ اہی جناب مگر فلفل نے تو پھولوں کی کیفیت بیان کی ہے۔ پھولوں کا ذکر ہی نہیں کیا سنئے کم۔ اہلی۔ نازنگی۔ امرود۔ کھٹل۔ بڑا ہل۔ شریف۔ انا۔ نیبو۔ کھٹا۔ میٹھا۔ بیر۔ کھٹیا۔ ہل۔ ناسپاتی۔ سیب۔ کیلا۔ گنے۔ ان خربوزہ وغیرہ وغیرہ۔

**فلفل**۔ واہ واہ صاحب وہ جو پھوٹی پھوٹی کید پوئیں۔ وہ پھولوں کی کیا رہی۔ وہ گھر گھر کی کیا رہی۔ وہ چینی کی کیا رہی۔

# باب تیسرا

## پروردہ پہلا

جنگل

(داخل ہونا وزیر جان نشا ر اور فلفل کا)

گانا فلفل

وزیر صاحب کی اب دہول جھڑی دیکھو بڑی پڑی منزل کٹری  
میں اڑاؤ لگا جوں پھل جھڑی کہ جیسے سنا نانا نا ہوا چلی گئی  
کیسی راستے کی دہول جھڑی پھاڑی پڑی ہے آکے کھڑی  
گانو زیر کیونکر یار جانی میں ناکام چلوں۔ گرچہ چلنا اس آں سے بہتر نہ پائوں  
میں نہیں تو ان دیریں نہ دیریں نہ کر قدم دہروں فضل اب کرے وہی  
ہے ذوالجلال۔ اعلیٰ امولے دیا لالتو ہے۔ اللہ تعالیٰ دیوے دیوے  
خوشحالی پاؤں مراد لی کیونکر یار جانی میں ناکام چلوں۔  
فلفل۔ مثل ہے ضعیف پر نزل لگتا ہے۔

وزیر۔ کیوں اس کی کیا وجہ۔

فلفل۔ بقول شخص رکھ رانی اپنا پانی (داخل ہونا) درک خانم و سونٹھ کا  
سونٹھ۔ رانی بی بی سے ابی بی درک خانم بیان کرو کہ میرے سفر کے بدلنے کے  
بعد تم نے کیا کیا کیا اور کس کس کو داؤں پر چڑھایا۔

ادرک خانم۔ بتا رہے بدلنے کے بعد مجھ سے فلفل کی ملاقات ہوئی رہب کپڑا  
لتے چھین کر لٹے پانچ سو روپیہ میرے کے مری پھر حاکم نے مجھے مانا بنایا پھر  
کانگبازان پھرایا میں نے جو موقع پائیا یہ زلیو رکھنا دیکھ کر اڑایا۔

سونٹھ۔ میرا دل بہت خوش ہوا کہ تو نے فلفل کو دھوکا دیا اور اس کا سب مال  
اسباب چھین لیا۔ اسے وہ تو بڑا بڑا اسفاک چالاک بیباک ہے۔ راجہ صاحب  
اور اہل مجلس کو اور خصوصاً مجھے شراب میں دہنوریکے بیچ ملا کر بلائے۔ اور جو  
پری شیشے میں قید تھی اس کو حضرت چھوڑا لائے۔ پھر تمام زردہ جواہر اور

وزیر۔ مژگا کو داہی تو کھا گئے۔ تمام جہاں کے کھانے سنا گئے۔ اب تمہیں بھی سلام  
اور بہتاری تفصیل کو بھی سلام۔ مختصر کیفیت تو یہ بھی جو یہاں تک پہنچی اب  
خدا جابائے مفصل بیان کرنے میں کتنی کتابوں کے دفتر گردا سنے جائینگے۔  
**فلفل**۔ اجی خفا کیوں چور ہے ہو۔

وزیر۔ پری کہاں چلی گئی۔  
**فلفل**۔ مثل ہے۔ جنگل میں مورنا چا کسی نے دیکھا کسی نے دیکھا۔ میں کیا جانوں  
کہ کہاں چلی گئی۔

وزیر۔ مئے افسوس کس کس کی تلاش کروں کہاں کہاں جاؤں عجب نہیں جو  
یونہی جستجو کرتا ہوا نا اُمید ہو جاؤں۔

سوٹھ۔ کیا جاب کوئی اور بھی کھو گیا ہے۔  
**فلفل**۔ جی ہاں مجھ سمیت چار آدمی کھو گئے ہیں۔ شہزادہ شمس اور شہزادی  
باہو لقا گلخانہ جان اور ایک میں فلفل جان۔

سوٹھ۔ جناب عالی یوں صحرانوردی سے کام نہیں نکلتا۔ آپ کو اگر گشتو نگری  
تلاش ہے۔ تو یہاں سے قریب طلسم ہے۔ اس میں آئینہ سکندری موجود ہے  
اس طلسم کو توڑ دیجئے۔ پھر آئینہ سکندری میں ملاحظہ کیجئے۔ سب کچھ پڑے ہوئے  
نظر آجائینگے۔ اور ایک دم میں نلجائینگے۔ مگر کچھ طلسم کے توڑنے بھی سامان  
چاہئے۔ وہی مثل نہ ہو کہ کچھ کا منتر تو یاد نہیں اور چلے سانپ پکڑنے۔

**فلفل**۔ اجی آپکے پاس منتر جینز سب کچھ ہے۔  
وزیر۔ خیر اب تن بہ نقد یہ جاتا ہوں۔ دیکھا چاہئے۔ کیا معاملہ درپیش  
ہے۔ فلفل صاحب اب جلدی کیجئے اور جلد نکجئے۔

**فلفل**۔ ہاں ہاں چلئے یہاں کہاں دیر ہے۔ فقط قسمت کا بھیر ہے۔  
وزیر کا جانا فلفل کا بھی جانا چاہنا سوٹھ کا روکنا۔

سوٹھ۔ ہاں یہ تو فرمائیے فلفل صاحب اس صبر و خیر کی کیا تنجو ہے۔ وہ سب مال  
متاع کہاں ہے کہیں اور کہلے کہ یہاں ہے میں سی تصفیہ کیواسطے ٹھہرا ہوں۔

سونٹھ۔ دواہ صاحب ساگوں کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ انا میرا ہی ذہن مختص کیا۔  
چو کا۔ مہاشو۔ چولائی۔ خرفہ۔ سرسوں کا ساگ وغیرہ وغیرہ۔

وزیر۔ مجھے اچھے بیوقوفوں سے کام پڑا ہے۔ میں تو گلخ پری کا حال پوچھتا ہوں  
اور یہ باغ اور باڑیاں اولٹ رہے ہیں۔ مگر یہ کہ ایک منطق تو میرے پیچھے  
پڑا ہی ہوا تھا یہ دوسرا فیلسوف کہاں سے آگیا۔

فلفل۔ اہی وزیر صاحب ایک توے کی روٹی کیا موٹی کیا چھوٹی۔ بوجی سنئے۔  
پلاؤ نمکین۔ پلاؤ میٹھا۔ پلاؤ دو پیازہ۔ پلاؤ دم بھجندہ۔ پلاؤ اٹاٹواں۔ پلاؤ  
سویانی۔ پلاؤ تھن وغیرہ وغیرہ۔

سونٹھ۔ ارے بس بس کہاں تک پلاؤ پلاؤ بکھو گے۔ شاید بنگالے یا تلنگان کا مہار  
جسم ہے کہ سولے چاولوں کے روٹی کا ذکر ہی نہیں دیاں جو روٹیاں کھاتے  
میں آئی تھیں وہ تو سنئے۔ گاؤ دیدہ گاؤ زبان باقر خانی۔ پراٹھ مہینی روٹی  
تاشان شیرمال۔ کلچہ۔ پوریاں۔ کچوریاں۔ خمیری روٹی۔ ڈبل روٹی۔ نان  
پاؤربکٹ۔ نان خطائیاں۔ روغنی روٹی۔ سوٹان نان فکرم الم علم وغیرہ وغیرہ  
فلفل۔ کیا سوکھی ساکھی روٹیاں ہی کھائی تھیں۔

سونٹھ۔ اور جناب کیا بوں کو تو بھول ہی گیا۔ کباب ماہی کباب دریائی کباب  
کوفتہ کباب بھیرہ کباب گولہ۔ کباب سبب۔ کباب ٹکیہ۔ کباب خاکینہ کباب  
مرغ کباب شامی۔ کباب ٹکا۔ کباب پرسندہ۔ کباب کلمی وغیرہ وغیرہ۔  
فلفل۔ بھائی سب نمکین ہی نمکین شروع کر دیا۔

وزیر۔ بس بس او نامرادو کمبختو۔ دیاں کھانا کیا کھایا کہ یہاں میرے مغز کو کھائے  
بہتر ہے کہ کیفیت بیان کرو۔ ورنہ میں بغیر کچے چلا جاتا ہوں۔

سونٹھ۔ جناب ابھی دہلی بہت دور ہے بہت سے کھانے باقی رہ گئے طرح طرح کے  
دوپیانے دیوڑائیاں۔ دوال پے دگل گئے وسمو سے دوال پوڑے ابھی پوری  
طرح سے کہاں بیان کئے گئے۔ اگر آپ تھوڑی سی تو یہ فراموش نہ کرنا کہ کھانا  
ابھی سے نام نہان لگتا گئے مگر یہی کھانوں کی تو بہت تفصیل باقی ہے۔

اور ک خانم - تو پھر مجھ کو دناں سے چلو۔ جاں ن کی لاش ہے۔

فلفل - چلو میری جان میں تم کو پہنچاتا ہوں

فلفل کا اسباب اٹھانا اور اور ک خانم کا روٹے جانا۔ اس کو دہکے  
نکا لکڑ آنا پہلک سے (السلام علیکم کہوں کیسا کیا۔ مثل ہے چاہ کندہ را  
چاہ در پیش آمد کا معاملہ ہے۔

### گانا فلفل

چوری کبھی بدینساں کرم نہ کوہ بوم۔ غیر دنکا مال پنہاں کرم نہ کوہ بوم  
دہو کا مجھ دے اور ک من ہم بدل نمود۔ دشمن کو یوں پریشان کرم نہ کوہ بوم  
کیڑ دنکا ایک پٹیل زرا شرفی جواہر۔ یوں مفت پیدا کیساں کرم نہ کوہ بوم  
فلفل چہ نامیرا سفا کی پیشہ دارم۔ از مال خوش گذراں کرم نہ کوہ بوم  
اپنے باپ سے فلفل اب یہیں ناچو گے کو دے گے یا دزیر صاحب کی بھی خط میں  
جاتا ہے۔ کیس ایسا نہ ہو کہ وہ دونوں بلا کی طرح نازل ہوں پھر وہی مثل  
ہوگی۔ سوتے سے گھڑانی ہینگی۔ السلام علیکم (جانا فلفل کا سونٹھ کا اندازہ ہے)  
سونٹھ۔ فلفل صاحب اور فلفل صاحب کہہ رہے تھے کہ ہو گیا۔ دھینے کھودنے  
کے واسطے کہ ال لینے آئے وہیں کے ہو رہے۔ اسے یہاں تو فلفل  
بھی نہیں اور ک بھی نہیں کہیں مجھے دہو کا تو نہیں دیا۔ مجھ کو ایک پتھر  
کے پاس بٹھا دیا۔ اور کہا یہاں دھینہ ہے۔ میں کھوونے کیواسطے کہ  
لاتا ہوں۔ کہ ال بھی غائب اور خود بھی نڈر در

(داخل ہونا اور ک خانم کا)

اور ک - خدائے تمہاری نئی زندگی کی۔ خدائے تمہارا زہر اتارا۔ خدائے پھر صورت  
دکھائی۔ (جبران ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ۔ اسے میں تو بھی دیوانی تو نہیں ہوئی خدائے تیری نئی زندگی کی خدا  
نے تیرا زہر اتارا خدا کرے۔ تجھے زہر چڑھے۔

اور ک - اہی تمنا سانپ کاٹا تھا کتنے نہ

ادرک خانم۔ اُجی میاں فلفل جو آدمی صاف باطن ہوتے ہیں وہ بیچے کی بنا کو بھول جاتے ہیں۔ جیسے کہ تم ہو اور میں نے بھی کوئی بری نیت سے تمہارے ساتھ سلوک نہیں کیا۔ وہ تو صرف دل لگی تھی۔

فلفل۔ ملا لگ ہو کر (اُجی خالہ میں تم کو اچھی طرح سے جانتا ہوں آدھائی سوٹھ میں نے ایک حصہ زمین میں دفنایا ہے۔ چلو چلے۔

ادرک خانم۔ مٹا سوٹھ کہتا تھا کہ فلفل بڑا چلاک ہے۔ خاک دھول کا چلاک ہے۔ ذرا کی جھکی سے دم میں آگیا۔ اور حصہ دینے پر راضی ہو گیا وہ بڑا دلا ہے۔ سوٹھ سے ڈر کر یہ تجویز ٹھیرائی ہے۔ دیکھو تو سہی لے حصہ پورا دیتی ہوں ایک بار دھوکا دے چکی ہوں۔ پھر بھی مٹے مورکھ کو اب عقل نہ آئی۔ اب میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹی جاتی ہوں۔

(فلفل کا روتے ہوئے اندر سے آنا)

فلفل۔ اُجی تمہارا سوٹھ اُجڑ گیا۔

ادرک خانم۔ کیا ہے میاں فلفل کیا ہوا۔ کیوں رو رہے ہو۔ میرے میاں کی خیریت تو ہے۔

فلفل۔ کیا بولنا خالہ منہ سے بات نہیں نکلتی وہ تو چلے گئے۔

ادرک خانم۔ کون چلے گئے۔

فلفل۔ اُجی جہاں میں نے دفینہ رکھا ہوا تھا جب وہاں گئے تو دیکھا تھا کہ

پہر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ مٹانے لگے۔ اُس نے لہو ن کو کاٹا وہ مر گئے۔ اُجی تمہارے خاوند مر گئے جیاد اور تمہیں رنڈوا کر گئے جی۔

ادرک خانم۔ اُجی یہ چٹا پٹ کیا ہو گیا۔ میرے اللہ بھر کچھ بھی تھا۔

فلفل۔ کیا کون منہ سے بات نہیں نکلتی۔ اسے بھلا بھاس سانپ کا مرے

بہاتا بولے۔ کہ میری ادرک خانم کو یہ کہہ دو کہ اپنی ماں باپ کے پاس

چلی جائے۔ اور میرے کو اچھی طرح دفن کر کے دفن کر دے۔

اور ک خانم - تو پھر مجھ کو دناں سے چلو۔ جہاں اُن کی لاش ہے۔

فلفل - چلو میری جان میں تم کو پہنچاتا ہوں

رنفل کا اسباب اٹھانا اور اور ک خانم کا روٹے جانا۔ اس کو دہوکے  
نکا لکڑنا پہلک سے (اسلام علیکم کہوں کیسا کیا۔ مثل ہے چاہ کندہ را  
چاہ در پیش آمد کا معاملہ ہے۔

### گانا فلفل

چوری کبھی بد نیساں کرم نہ کر وہ بوم۔ غیر دنکا مال بہنیاں کرم نہ کر وہ بوم  
دھوکا بھڑدی اور ک میں ہم بدل نمودم۔ دشمن کو یوں پریشاں کرم نہ کر وہ بوم  
کپڑ دنکا ایک بٹل زرا شرفی جواہر۔ یوں مفت پیدا کیساں کرم نہ کر وہ بوم  
فلفل ہونا میرا سنا کی پیشہ دارم۔ از مال خوش گذراں کرم نہ کر وہ بوم  
اپنے باپ سے فلفل اب یہیں ناچو گے کو دنگے یا وزیر صاحب کی بھی نظر میں  
جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دونوں بلا کی طرح نازل ہوں پھر وہی مثل  
ہوگی۔ سونے سے گھڑائی ہینگی۔ اسلام علیکم (جانا فلفل کا سونٹھا لکڑنا دیکھو)  
سونٹھ۔ فلفل صاحب اور فلفل صاحب کہہ گئے کیا ہو گیا۔ دھینے کھودنے  
کے واسطے کہ ال لینے آئے وہیں کے ہو رہے۔ ارے یہاں تو فلفل  
بھی نہیں اور ک بھی نہیں کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا۔ مجھ کو ایک پتھر  
کے پاس بٹھا دیا۔ اور کہا یہاں دھینہ ہے۔ میں کھوونے کی واسطے کہ  
لاتا ہوں۔ کہ ال بھی غائب اور خود بھی نذرور

(داخل ہونا اور ک خانم کا)

اور ک - خدائے تمہاری نئی زندگی کی۔ خدائے تمہارا نہر اتارا۔ خدائے پیر صوفی  
دکھائی۔ (حیران ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ۔ ارے میں تو بھی دیوانی تو نہیں ہوئی خدائے تیری نئی زندگی کی خدا  
نے تیرا نہر اتارا خدا کرے۔ مجھے نہر چاہیے۔

اور ک - اچی تمنا سانپ کا ٹانھا کٹے نہ

دیکھ سرسری دیویری پری۔ مان بات برتری۔ کیجئے رب کی  
افسری۔ دیو جن کی ہو یہ زیبا سروری آؤ۔ آؤ۔ آؤ۔  
جام کے دور میں۔ دیکھ حال تو حال سب کھلے۔ مان لے یہی  
کلام۔ ٹھیک یہ شکون اہل خال تو

اعصاب سامری کا دروازے پر لگانا دروازے کا ٹوٹ جانا

(آئینہ کا نظر آنا)

وزیر۔ اب سکوت اختیار کر مجھے اپنے بادشاہ کی کیفیت اس آئینہ  
میں دریافت کرنی ہے۔

فلفل۔ میں سب سے آیا ہوں کوئی بات بھی کر رہا ہوں۔  
وزیر۔ خاموش فلفل خاموش لے آئینہ سکندری اپنی تاثیر دکھلا رہا کو  
شہزادہ شمس سے بہت جلد ملا۔ اور وہ کس حال میں ہے۔ بتلا

(پہلے دکھاؤ کاغذ ہو نا دوسرے دکھاؤ کوہ آتشین پر)

(شہزادہ شمس و مرجان پر لپکا دکھائی دینا)

وزیر۔ اے مولانا طلسم اس شہزادہ کو اور اس بد ذات کو جس نے اسے  
قید کیا ہے۔ فوراً حاصر کرو۔

دوسرے دکھاؤ کاغذ ہو نا تیسرا دکھاؤ باغ سے

شہزادہ شمس و مرجان پری کا نکلنا اور وزیر و فلفل

سے ملنا

فلفل۔ لویہ تو پہلے چنگے آئے میرا خیال غلط نکلا۔



وزیرِ خداوند نہ فوت کیسے نہ رہی۔

شمس - اچھی کہہ رہی ہے۔ ہر حال پر ہی صاحبہ ہماری عاشق نہ رہیں۔ وصل  
کی شایق ہوئیں۔ ہماری طبیعت نہ آئی۔ انہوں نے گوہ آتش کی  
سیہ کرائی۔

فلفل - اچھی نہ وہ بھی حاضر ہے۔ جناب عالی پہلے مجھ سے تو بات کیجئے  
رشتہ ادو شمس - نہ کیا تھا، اچھی ہیں۔ بے زارہ باش۔ زندہ باش۔  
فلفل - ٹھیک ہے۔ وہ کیا کہیں؟ میں نے سن لیا۔ خوش آمدی بات  
جناب پر ہی بڑی لطیفیں اٹھائیں۔ آپ کی سستی کر۔ لے کے لئے  
آپ کہاں آکر یہ دیکھ کر (صبر سے) بھٹکا رہی گوہ

وزیرِ دولت کا گانا

چاہی میں کو دیکھ کر کہ ہمارے ساری ساری عقل اور ہمت  
تو تھوڑا تھوڑا ہی سا ہیں کہ بیٹہ۔

مہربان - تم بچ رہے ہو۔ پوچھا میرے غفل سے کہ مروت و رحمت ان کو  
یوں بڑھاتا، اذیت دے تو بچ کر رہا۔

کی صورت۔ کی مروت۔ کیا نکوت۔ کیا چال دکھائی پر ہی سبھل  
سے بڑی۔ چل رہی تھی۔

شمس - خیر ان کی خط سے، رکنہ کر۔ ان کی حالت پر ہر گز  
فلفل - خیر کہیں رد لی کیا۔ اور مسلمان یکا لے کے ہم آویں۔

رجھڑا کر شمس کا

گانا شمس کا

نہیں اس کی تفصیر نہت بُری ہے۔ براعت کا ہو۔ آفت بُری ہے

میری ہی نہیں ان سب کی حالت۔ یہ سب عشق ہی کی بدولت بُری ہے۔

یہ کھو دیتی ہر قسم و ہوش و خرد کو۔ محبت بُری ہے ثبات بُری ہے

فلفل - بوڑھے طوطے بھی کہیں پڑھائے پڑھتے ہیں۔

دیکھ سرسری دیویری پری۔ مان بات برتری۔ کیجئے رب کی  
افسری۔ دیو جن کی ہو یہ زیبا سروری آؤ۔ آؤ۔ آؤ۔  
جام کے دور میں۔ دیکھ حال تو حال سب کھلے۔ مان لے یہی  
کلام۔ ٹھیک یہ شگون اہل فال تو۔

اعصائے سامری کا دروازے پر لگان دروازے کا ٹوٹ جانا

(آئینہ کا نظر آنا)

وزیر۔ اب سکوت اختیار کر مجھ اپنے بادشاہ کی کیفیت اس آئینہ  
میں دریافت کرنی ہے۔

فلفل۔ میں جب سے آیا ہوں کوئی بات بھی کر رہا ہوں۔  
وزیر۔ خاموش فلفل خاموش لے آئینہ سکندری اپنی تاشیر دکھلا۔ ہم کو  
شہزادہ خمس سے بہت جلد ملا۔ اور وہ کس حال میں ہے۔ تبلا

(پہلے دکھاؤ کا غائب ہونا دوسرے دکھاؤ کوہ آتشین پر)

(شہزادہ شمس و مرجان پر لپکا دکھائی دینا۔)

وزیر۔ اے مٹکلان طلسم اس شہزادہ کو اور اس بد ذات کو جس نے اسے  
قید کیا ہے فوراً حاضر کر دو۔

دوسرے دکھاؤ کا غائب ہونا تیسرے دکھاؤ باغ سے

شہزادہ شمس و مرجان پری کا ٹکنا اور وزیر و فلفل

سے ملنا

فلفل۔ دیکھ تو پہلے جنگے آئے میرا خیال غلط نکلا۔



شیرازہ شمس (وزیر سے) ناں ناں وزیر جان تشار دیکھیں کہ پیار ہی  
ماہ نقا و گلشن پر ہی کہاں ہیں۔

فلقل۔ اچی پہلے کالی اور کہو سی کا حال تو دریافت کری۔  
وزیر۔ اے آئینہ سکندر سی اپنا کرشمہ دکھلا۔ اے موکلان طلسم جلد سب  
بچھڑے ہوؤں سے ملا۔ اور پر وہ مفارقت ملا۔

پہلے دلھاؤ کا غائب ہونا دکھاؤ دوسرا سب کا آپس

مانا وزیر کا بھڑی دکھانا پر۔ وہ پھٹنا پھر وہی پہلا  
دکھلا زباغ سب کا آپس ملنا۔ سیلیو نکا حاضر ہو کر مجرما لانا

### گانا سیلیاں

آؤ گاؤ خوشی سنسی جاں ابھی سبھی گئیاں کرہ رنگ رلیاں گلشن  
یچھ جیانی۔ کلیاں مل ل کر۔ پھلبلیاں چھک چھک پائل باجے  
چھتی موری۔ کہو کہو ہی خوشی کے ساتھ۔ دشمن داجن کی بازی  
سے مات۔ کوئی ناچے گا دے کون وار می جاوے۔

کرم کرو دانا کا ہر دم ہر دن نت گن گاؤ سب۔  
ناں ناں ناں نہیں نت گن گاؤ سب ناں ناں۔  
نہیں کوئی ثانی رب ناں ناں ناں کہوں ناں توں توں توں۔

(سیلیاں گا کر لند جاتی ہیں ڈراپ کرتے)

تمام شد



